یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرون سے .... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے ... ... چھ روپے ... تین روپیہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... چار روپے ... اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائیں گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

جلد ۶ | امرتسر ۲۹ ذی الحج ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۵

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۹ ذی الحج مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۵

امیر صاحب کی آزردگی

حال میں امیر صاحب کے ایک خط کا کچھ حصہ ایک ہی تاریخ کے پنجاب آبزرور میں شائع ہوا ہے۔ شائع شدہ حصہ کے نفس مضمون میں کوئی بڑا اختلاف نہیں۔ لیکن خط کے مکتوب الیہ کی نسبت دونوں معاصرین کی روایت میں نمین تہمان کا فرق ہے۔ سول لکھتا ہے کہ یہ خط بدست خاص امیر صاحب نے اپنے ایک معتمد علیہ ملازم کو تحریر کیا۔ اور اوس سے ہم تک پہونچا۔ پنجاب آبزرور کا بیان ہے کہ اوسے بتایا گیا ہے کہ یہ خط حال میں امیر صاحب نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہے اور کہ اوسکی اس حصہ کی نقل اوسی ایک معتبر ذریعہ سے ملی ہے۔ ہر دو معاصرین نے اس خط پر ایکدوسرے سے بالکل جداگانہ پہلو سے رائے زنی کی ہے۔ آبزرور خط کے انداز اور اوسکی عبارت کی درشتی پر تعجب ظاہر کرتا ہے۔ اوسکی رائے میں امیر صاحب کا یہ انداز جو خط مذکور میں اختیار کیا گیا ہے۔ اون مکالمات کے انداز سے جو پچھلے دنوں فریننگ مارٹین سے ہوئے بالکل مختلف و متضاد ہے۔ یہ تخالف ایسا زبردست ہے کہ اگر ہم خبر مذکور حصول نقل کے ذریعہ کی معتبر اور راوی کے ثقہ ہونیکا یقین نہ ہوتا تو وہ اس روایت کو ہی سرے سے غلط سمجھتا۔ لیکن ہم خبر موصوف محض حافظہ پر بھروسہ نہ کرکے اگر ان مکالمات کو دوبارا پڑھ لیتا تو اوسی معلوم ہو جاتا کہ امیر صاحب نے اب پہلی مرتبہ آزردگی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ اسی سال میں وہ گورنمنٹ ہند کے اس ایما پر پہلے تعجب ظاہر کر چکے ہیں کہ امیر صاحب سامان جنگ زیادہ مقدار میں باہر سے نہ منگوائیں تو مناسب ہے۔ آبزرور کے برعکس سول امیر صاحب کی آزردگی کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ اوسکی رائے میں اخبارات میں جو قیاس ہرات پر روسی حملہ کے امکان اور امیر صاحب کے اغلب انداز اور جوشکوک و اشتباہ اوکی وفاداری اور صداقت پر پچھلے دنوں ظاہر کئے گئے ہیں۔ اونسے مطلع ہونے پر امیر صاحب کا آزادگی ظاہر کرنا ایک طبعی امر تھا۔ خط کا شائع شدہ حصہ حسب ذیل ہے:۔ "گذشتہ چند برسوں سے انگریزی قوم میری نسبت طرح طرح کی افواہیں اور حقارت بخش خبریں اڑاتی رہی ہے۔ اور اسوقت حالانکہ افغانستان کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ انگریزی گورنمنٹ بالکل خاموش بیٹھی ہے۔ اور علیحدگی و سکوت کے فخر و مباہات میں مگن ہے۔ روسی افغانی سرحد کی تعیین کے بعد مینے جب کبھی اوسی روسی پیشقدمی کی روک تھام کے متعلق کوئی تجویز لکھی۔ اوسکی طرف سے اسکے سوا کوئی اور جواب نہیں ملا۔ کہ میں افغانستان کی قلمرو میں تار اور ریل کی تیاری و تعمیر پر رضامندی ظاہر کروں۔ افغانی مصلحت کے لحاظ سے یہ امر بالکل ناممکن تھا۔ کیونکہ افغان یہہ سمجھتے ہیں کہ تار اور ریل کی تعمیر اونکی بربادی کا باعث ہوگی۔ ان تمام مشکلات کے باوصف میں گذشتہ اکیس برس میں انگریزی گورنمنٹ کا صادق العزم دوست و معاون رہا ہوں۔ لیکن اب آخری وقت پہونچگیا ہے۔ افغانستان سخت خطرہ میں ہے۔ تردد اور پس و پیش کا موقعہ گذر گیا ہے اور میں اپنی طاقتور رفیق گورنمنٹ کو یہ اطلاع کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ وقت باتوں کا متقضی نہیں بلکہ عمل ہے۔"

افغانستان کے متعلق یورپین اخبارات کی چند تازہ ترین تحریروں کا خلاصہ ہی اسموقعہ پر درج کر دینا جو اس نقطہ کی ولایتی ڈاک میں وصول ہوئی ہیں نامناسب نہوگا۔ ایک جرمن اخبار کے نامہ نے سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھا: افغانستان سے خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ہرات کی حفاظت کے لئے کوئٹہ میں کئی رجمنٹیں جمع کی ہیں جنمیں سے کچھ قندہار کو بھی بھیجدی گئی ہیں۔ چونکہ یہ حرکت امیر صاحب کی رضامندی سے کیگئی تھی۔ یہ معاملہ اسوقت تک مخفی رہا مگر جب انگریزی فوج قندہار پہونچی تو افغانستان کی آبادی کا حصہ کثیر جو روس کو پسند کرتی ہے ناراضگی ظاہر کی۔ اور ایک قاصد اس معاملہ کی خبر دینے کے لئے قریب ترین روسی چوکی کو بھیجدیا۔ ایک ہندوستانی مولوی کے وعظ سے روسی علاقہ اور افغانستان کی آبادی میں بھی ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ روسی افسروں نے ان واقعات کی متعلق کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ اور ایک رائفل بریگیڈ اور کچھ توپخانہ کے سوا جو روانہ ہو چکا ہے۔ کسی مزید کمک کے بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا گیا۔" اڈیسہ سے ۱۰ مارچ کو ایک نامہ نگار نے لکھا کہ امیر صاحب اور مسٹر مارٹین کے مکالمہ کے شائع ہونیسے روسی وزارت

جنگ و خارجیہ میں سخت تشویش اور پریشانی پھیل گئی ہے۔ اخبارات نے اس مکالمہ کی خبر کو غلط بتایا۔ مگر روس و زرار کو اوسکی درستی کی تصدیق ہو چکی ہے۔ امیر صاحب کے معنی دار اور چبھتے فقرات سے روسی وزراء بوکھلا گئے ہیں چنانچہ عام افواہ ہے۔ کہ روسی امیر صاحب سے ان بیانات کے اور انگلستان سے سرحد بلوچستان پر فوج جمع کرنیکے متعلق کیفیت طلب کرنے والا ہے۔ لیکن امید نہیں کہ ایسی کیفیت طلب کیجاوی۔ یہ عام معلوم راز ہے کہ اگر زار منع نکرتا تو روسی وزیر جنگ ضرور ہرات پر فوجکشی کا حکم دیدیتا۔ +

نواب وائسرائے کے سرحدی دورہ کے حالات

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اونکی رونق افروزی کے وقت تک پچھلے ہفتہ لکھی جا چکے ہیں۔ ڈیرہ غازیخان میں نواب ممدوح نے ۱۷ ر کی صبح کو وہ بند معائنہ کئے جو شہر کی حفاظت کے لئے دریا سندھ کے کنارہ پر بنائے گئے ہیں۔ پچھلے سال دریا ان بندوں کے بہت سے حصہ کو بہالے گیا تھا۔ وہ پختہ عمارت کے نہیں۔ صرف پتھر کی بڑی بڑی مقداریں جابجا جمع کر دی گئی ہیں۔ اس سال مزید حفاظت کے لئے ان پتھر کے ڈھیروں کے گرد آہنین جنگلے لگا دئے گئے ہیں۔ دریا سے واپس آکر وائسرائے سارا دن گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکلے۔ شام کے قریب گارڈن پارٹی میں شامل ہوئے۔ اوسوقت سب سے اول ڈپٹی کمشنر نے نواب سر امام بخش خان صاحب کے بی۔ آئی۔ ای کو پیش کیا۔ اور پھر ضلع کے خانہ بدوش بلوچ قبائل کے دیگر تومندارون کو۔ نواب سر امام بخش خان صاحب کی بصارت بوجہ پیرانہ سالی بالکل جاتی رہی ہے۔ بلوچستان میں سر سنڈیمن کو زیادہ تر نواب صاحب کی امداد و اعانت ہی سے نمایاں کامیابی ہوئی تھی۔ تمام بلوچ قبائل اسوقت بھی اونکا بہت ادب کرتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ترجمان کا کام دیا۔ نواب وائسرائے نے نواب صاحب کو ایک طلائی گھڑی جسپر مناسب عبارت کندہ تھی تحفتاً عطا فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ اسے گورنمنٹ عالیہ کی خوشنودی مزاج کا ایک ادنےٰ نشان تصور کیا جائے۔ پیرانہ سالی نواب گورنر جنرل کے الطاف خسروانہ اور قدر افزائی سے ایسے متاثر ہوئے کہ شکریہ کے الفاظ صاف صاف عرض نکر سکے۔ رخصت ہونیسے پیشتر اونہوں نے التجا کی کہ سرکار ڈیرہ غازیخان کو دریا سے محفوظ رکھنے کے لئے حتی الوسع کوشش کری۔ جسپر نواب وائسرائے نے ترجمان کے ذریعہ اونکو اطمینان دلایا۔ کہ جبتک کچھ بھی امید باقی رہیگی۔ سرکار شہر کو اوسکے حال پر نہیں چھوڑے گی۔ اور اوسی متوقعہ مصیبت سے بچانیکی تدابیر پر کامل غور و فکر کرے گی۔ بعد ازاں باقی ۸ سردار ایک ایک کر کے پیش کئے گئے۔ اور ہر ایک کے ساتھ نواب وائسرائے نے دو دو چار چار باتیں کین۔ پھر باقی درباری اکٹھے پیش کئے گئے۔ اور سب سے بعد پادری میسرز۔ جانجیل کا پشتو میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ سرحدی اضلاع ایسے علاقوں میں بھی جہانکے باشندے اپنے آبائی مذہب پر نہایت مضبوطی سے ثابت قدم اور اوسمین خلل ڈالنے والوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ عیسائی مشنریوں کا وعظ و منادی۔ طبابت اور اشاعت کتب کے ذریعہ سے حتی الامکان اپنے مذہب کی تبلیغ میں سعی کرتے رہنا ایک ایسا امر ہے۔ جس سے زندہ نظیر کا کام لیکر مسلمان بشرطیکہ اونمیں کچھ بھی زندگی پائی جاتی ہو۔ اولوالعزمی۔ ثابت قدمی۔ جوانمردی اور دیگر بیشمار قسم اوصاف کے متعلق کافی سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ یہانہی اوصاف حمیدہ کی بدولت تھا کہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے اسلام کی نورانی شعاعوں سے نہ فقط دنیا کے تینوں براعظموں بلکہ گمنام اور دور دراز جزائر کے کج مسکوں کے ہر گوشہ و کونہ کو منور کر دیا تھا۔ لارڈ کرزن نے پادری صاحب سے جو اگرچہ بہت عمر کے ہیں لیکن ابھی تک پرجوش اور مستعدی میں جوانوں سے بڑھے ہوئے ہیں اونکی مشن کے متعلق کئی اہم سوال کئے۔ رات کو بلوچ سواروں کی مصنوعی غارتگری اور ایک قافلہ پر چھاپہ مارنیکا کھیل دیکھا۔ جسمین بلوچوں کے طریق غارتگری۔ اور ہنگامہ و لڑائی کا پورا پورا چربہ اوتارا گیا۔

نواب وائسرائے کی اس سیاحت کا بڑا مدعا یہ تھا کہ ایک تو سرحد کے اس حصہ سے جسکو اب پہلی مرتبہ انہوں نے دیکھا ہے ذاتی طور پر کامل واقفیت پیدا کرین۔ دوم یہ کہ شخصی تعارف سے اس امر کا اندازہ کرین کہ وہاں کے موجودہ مقامی عہدہ دار جدید سرحدی پالیسی کی درست تعمیل کے لئے کہانتک قابلیت و استعداد رکھتے ہیں۔ نواب ممدوح کی سرحدی پالیسی کا اظہار کئی مہینوں سے ہو چکا ہے۔ وہ انتظامی سرحد پر ہے کے تمام علاقوں سے باضابطہ فوجکو واپس منگوا کر اوسکی جگہ وہیں کے باشندوں سے انگریز افسروں کے ماتحت لیوی فوج قایم کرنا چاہتے ہیں۔ سرحد بلوچستان اور ڈیرہ غازیخان کیطرف برسوں سے اس پالیسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ بنابرین گو ڈیرہ غازیخان جسوانی و تمدنی لحاظ سے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے کلی مشابہت رکھتا ہے لیکن خاص اسبارہ میں اوسکی صورت آفرالذکر سے بالکل متغایر ہے۔ ڈیرہ غازیخان کے ہمسایہ بلوچ ہیں۔ جو سرکار کے دوست صمیم ہیں۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے وزیری جنکو دوست بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ اختلاف دونوں قوموں کی طبعی خصایص و عواید کے تباین عظیمہ کیوجہ سے اور بھی زیادہ اہم ہو رہا ہے۔ بلوچ طبعاً ویسے جنگجو اور سرکش نہیں جیسے کہ وزیری یا دیگر سرحدی افغان ہیں۔ ڈیرہ غازیخان کیطرح ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ریلوے اسٹیشن بھی دریا سندھ کے دوسرے کنارہ پر دریا گھاٹ میں ہے۔ وہاں سے کچی سڑک اور دریا کے راستہ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے دروازہ پر تخمیناً دو ہزار مردون اور لڑکون کے مجمع نے دوسرے شہروں کے باشندوں کی برعکس جو عموماً مودبانہ خاموشی کے ساتھ آداب بجالاتے رہے بڑے زور سے چیز دئے۔ جس انگریزی طریق استقبال و اظہار مسرت پر نواب وائسرائے بہت خوش ہوئے۔ دوسرے دن (۱۹ ر اپریل) کو نواب ممدوح نے شہر سے گذر کر قلعہ کا معائنہ کیا۔ وہ یہاں کے بازاروں کی فراخی و صفائی سے بہت محظوظ ہوئے۔ راستہ میں جابجا اونکی گاڑی پر گلاب کے پھول کی پتیان برسائی گئیں۔ یہ قلعہ سکھوں نے تعمیر کیا تھا۔ اور چند برس ہوئے گورہ فوج کی رہائش کے لئے اوسمیں کچھ ایزادی کیگئی تھی۔ اب وہان گورہ فوج کا کوئی دستہ نہیں رہتا۔ کمشنر صاحب کی کوٹھی واپس آکر نواب ممدوح نے نواب لفٹنٹ گورنر اور اعلےٰ مقامی عہدہ داران سے وزیری قبائل کے تعلقات اور وزیری سرحد کی موجودہ حالت پر صلاح و مشورہ کیا۔ سب سے اہم مسئلہ وزیری علاقہ سے انگریزی فوج کی واپسی اور وزیری لیوی فوج کا قیام تھا۔ اسکے بعد قبائل کی غارتگیون کے انسداد کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ یہ غارتگیان انگریزی تعلقات کے حق میں بہی سخت مضر ثابت ہوتی ہیں۔ مغلوب قبایل عموماً انگریزی علاقہ میں چلے آتے ہیں۔ اور اس سے خواہ مخواہ گورنمنٹ کے ساتھ بہی پیچیدگیان پیدا ہو جاتی ہیں۔ سابقہ سرکاری مطالبات اور وزیری قبایل کے جدید مجوزہ وظائف کے معاملہ پر بہی بحث کیگئی۔ شام کو کمشنر صاحب مسٹر مرک نے اپنے مہمانوں اور اکثر مقامی درباریوں کو گارڈن پارٹی دی۔ جنکو مسٹر گی ڈپٹی کمشنر نے نواب ممدوح کے پیش کیا۔ رسالدار میجر حافظ محمد نواز صاحب بہی جو دربار کابل میں انگریزی سفیر مقرر ہوئے ہیں اس پارٹی میں شریک تہے۔ لارڈ ہوصوف نے انسے حوصلہ آمیز الفاظ میں کچھ عرصہ گفتگو کی۔ حافظ صاحب طویل القامت۔ قوی البنیان۔ نہایت وجیہ۔ راسخ العزم۔ اور کم سخن الغرض ایسے شخص ہیں جو اس عہدہ کے لئے ہر لحاظ سے نہایت موزون و مناسب ہیں۔ جمعہ کی صبح کو نواب وائسرائے بنوں کیطرف روانہ ہوئے۔ کوٹہ میں نواب ممدوح نے روانگی وقت کئی یورپین افسرون اور گورہ کو چبانون کو چند تحائف عطا کئے تھے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے چلکر وائسریگل جماعت بمقام پنیر و شب باش ہوئی۔ اور دوسرے دن ۲۱ ر کی دوپہر کو بنوں پہونچی۔ شام کو ڈپٹی کمشنر نے گارڈن پارٹی دی۔ جسمین لارڈ کرزن نے ہمسایہ قبائل کے سرداروں سے فرداً فرداً گفتگو کی۔ ۲۲ ر کی صبحکو شہر اور قلعہ کا معائنہ کیا۔ اور دوپہر کے دو بجے مقام بانڈا کو جو ۵۲ میل کے فاصلہ پر ہے تانگون پر روانہ ہو گئے۔ تانگون کی رفتار سارے سفر میں برابر دس میل فی گھنٹہ رہی۔ راستہ میں نمک کی کانون کا بہی معائنہ فرمایا۔ اگر موسم ابر آلود نہ ہو جاتا۔ تو اس سفر میں وائسریگل جماعت کو تمازت آفتاب سے بہت تکلیف اٹھانی پڑتی۔ جس موقعہ پر پشاور کی قسمت ڈیرہ جات کی قسمت سے ملتی ہے۔ وہان پشاور قسمت کے تمام اعلےٰ افسر استقبال کے لئے موجود تہے۔ ۲۳ ر کو نواب وائسرائے صبح کے نو بجے بانڈا سے روانہ ہو کر کوہاٹ پہونچگئے۔ راستہ میں جہاں کہیں دری اور گھاٹیان تہیں ویسے ہر موقعہ دونون طرف کے کراوں پر فوجی پہرہ متعین کر دیا گیا ہوا تھا۔ شام کو میونسپلٹی کوہاٹ کا ایڈریس پیش ہوا جسمیں شہر کے قحط و طاعون سے محفوظ رہنے اور صفائی کے انتظام کا ذکر کر کے پشاور کوہاٹ سڑک کی درستی کی تجویز پر شکریہ ادا کیا گیا اور پھر خوشحالگڈھ سے کوہاٹ تک ریلوے بنجانیکی امید ظاہر کیگئی۔ نواب وائسرائے نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ میں کوہاٹ میں اب پہلی مرتبہ نہیں آیا۔ بلوچستان سے رخصت ہونیکے بعد میرا ارادہ کہیں ایڈریس لینے کا نہ تہا۔ لیکن جب مجھے آپ صاحبان کی خواہش جتائی گئی تو میں انکار نکر سکا خوشی کا مقام ہے کہ میں اسوقت ایسے ضلع میں ہوں جو قحط اور طاعون دونوں بلاؤں سے محفوظ ہے۔ ان دونوں مصیبتون کا مقابلہ جیسا کچھ مشکل ہے وہ

عام معلوم ہے۔ پس ان دونوں میں سے کسی ایک دایرہ کے بے اندازہ وسیع ہونیکی خیال تک سے انسان کی روح کانپ جاتی ہے۔ ایسی مصیبت کا کوئی انسانی طاقت مقابلہ نہیں کرسکتی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان میں اوسکی وسعت کی وجہ سے ہر جگہ آب و ہوا۔ آبادی کی حالت اور صنعت و روزگار کی کیفیت یکسان نہیں ہے اور بنابرین ایک ہی وقت اوسپر اس قسم کی عالمگیر مصیبت وارد نہیں ہوسکتی۔ بلکہ کئی حصوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی زاید از ضرورت غلہ کی برآمد اور دیگر وسایل سے معقول دستگیری کرسکتے ہیں۔ پشاور اور کوہاٹ کے مابین عنقریب ایسی پختہ سڑک کے بنجانے پر جسپر گاڑیاں چل سکینگی۔ آپ نے اطمینان ظاہر کیا ہے۔ یہہ چند دنوں کی بات ہے کہ اتفاقیہ مجھے لارڈ ڈلہوزی کے ایک خط پر نہی کا موقعہ ملا۔ یہہ ٹھیک پچاس برس کا لکھا ہوا تھا۔ اسمیں لارڈ موصوف نے جو اوسوقت گورنر جنرل تھے لکھا تھا۔ کہ اگر اونکو کوہاٹ سڑک کی سلامتی و مصئونیت کی طرف سے تیقن ہوجائے تو پھر اونکو سب طرح سے اطمینان حاصل ہوجائیگا۔ اس تمنا کے پورا ہونے میں نصف صدی کا زمانہ بسر ہوا ہے جب میں ۱۸۹۴ء میں درہ کوہاٹ سے پشاور کو زین سوار جارہا تھا۔ تو مینے اپنے دل میں حلف اوٹھائی تھی کہ اگر مجھے کبھی گورنر جنرل بناکر بھیجا گیا۔ تو سب سے اول میں جو کام کرونگا۔ اونمیں اس سڑک کی نامکمل حصہ کی تکمیل ہی شامل ہوگی۔ (لارڈ ممدوح اوسوقت نائب وزیر ہند وستان تھے۔ پچھلے سال ایک تقریر میں لارڈ کرزن نے ارشاد فرمایا تھا کہ اونہون نے بارہ اہم کام سوچے ہوئے ہیں۔ اس فقرہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ یہہ سڑک بھی اون بارہ کامون کی فہرست میں شامل تھی۔ وکیل) ۔ مینے یہ حلف بطور شیخی کے نہیں اٹھائی تھی۔ بلکہ اسلئے کہ مجھے یہہ دیکھکر سخت خفت محسوس ہوئی تھی کہ درآنحالیکہ قبایل برسوں سے اسکی تیاری کی رضامندی واثق اقراروں سے دیچکے تھے محض اخلاقی کمزوری سے اونکو ایفاء عہد سے گریز کرنیکا موقعہ دیا جاتا رہا ہے۔ نیز اسلئے کہ مجھے اوسوقت ہی یہ یقین ہوگیا تھا کہ اگر قبایل کو نرمی و ملاطفت سے یقین دلادیا جائے کہ گورنمنٹ اونکی آزادی یا حقوق میں مخل ہونیکا ہرگز ارادہ نہیں رکھتی بلکہ اونکی صلاح سے فراغدلی سے انوامی دیگی تو وہ یقیناً اس تجویز کو خوشی سے منظور کرینگے۔ اسے یقین سے شاہراہ کے بننے پہلے سال قبایل سے تقاضی حکام کی معرفت سلسلہ جنبانی کی۔ اور نتیجہ میرے حسب مراد برآمد ہوا۔ یہہ سڑک اب عنقریب مکمل ہوجائیگی۔ درہ کے آفریدیوں کو اسکے معاوضہ میں پہلے سے زیادہ وظائف ملینگے۔ اور وہ کام جو پچاس برس سے معرض تعویق میں تھا۔ بغیر کسیطرح کی مخالفت یا خون خرابہ کے منصہ ظہور میں آجائیگا۔ ابتک پشاور و کوہاٹ کے درمیان فقط زین سواری پر سفر ہوسکتا تھا۔ اب گاڑیاں بآسانی چل سکینگی۔ اور دس کی بجائے چار گھنٹون میں یہ راستہ طے ہوجایا کریگا۔ اور جو لوگ خوشحالگڈھ کے راستہ جایا کرتے تھے۔ اونکو وقت میں ۱۲-۱۴ گھنٹون کی بچت ہوجائیگی۔ فوجی لحاظ سے ہی نہیں تجارتی مقاصد کے لئے بھی یہ بچت نہایت قیمتی ثابت ہوگی۔ خوشحالگڈھ سے کوہاٹ تک ریلوی بنانیکے تجویز کا بھی میں دل سے موئد ہوں اور امید ہے کہ غالباً میرے ہی عہد میں یہہ لاین بنجائے۔ گورنمنٹ اسکے متعلق لائن کی پٹڑی۔ اور دیگر مسایل پر فوجی و سیاسی اور مالی لحاظ سے غور کررہی ہے۔ مجھو بھی آپ کی طرح لیڈی کرزن کو ہمراہ نہ لانے پر اب افسوس ہورہا ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ معمول کے برعکس موسم ایسا خنک رہیگا تو میں لیڈی صاحبہ کو جو ہمراہ رہنا چاہتی تھین۔ ضرور ساتھ لاتا۔ مگر اب افسوس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تاہم میں آپکا مشکور ہون کہ آپ نے لیڈی صاحبہ کو اپنے ایڈرس میں فراموش نہیں کیا۔

شام کو نواب ممدوح نے گارڈن پارٹی میں اکثر درباریون کو شرف مکالمت سے بہرہ اندوز کیا۔ ۲۴ر کو علے الصباح خوشحالگڈھ روانہ ہوگئے۔ جہانسے ریل پر سوار ہوکر ۲۵ر کی دوپہر کو لاہور پہونچے۔ نواب لفٹنٹ گورنر مع سٹاف استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ جو گرامیقدر مہمان کو گورنمنٹ ہوس لیگئے۔ شام کے قریب نواب وایسرائے و گورنر ایوان سے باہر رونق افروز ہوکر پہلے پرانی چوبرجی کو معائنہ فرمایا۔ یہہ اوس باغ کا دروازہ ہے جسے تخمیناً اڑھائی سو برس ہوئے شاہزادی زیب النساء دختر شہنشاہ اورنگ زیب نے تیار ہونیکے بعد اپنی ایک منظور نظر خادمہ کو عطا کردیا تھا۔ اب صرف تین منار یا برجیان کھڑی ہیں۔ نواب وایسرائے گو قدیم عمارات کے قیام و درستی کے بڑے خواہشمند ہیں۔ اس عمارت کو از سر نو آراستہ کرنا تو درکنار اوسے موجودہ حالت میں ہی قایم رکھنے کے لئے غالباً پنجاب گورنمنٹ بچت نہ نکال سکیگی۔ یہانسے وایسرائل جماعت میو آرٹس سکول کو گئی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے برس نواب ممدوح جب لاہور تشریف لائے تھے تو بادشاہی مسجد کے لئے ایک خوبصورت لالٹین اور وزیر خان کے مسجد کے لئے منبر عطا فرمانیکا وعدہ کیا تھا۔ یہ دونون چیزین اس سکول میں نواب ممدوح کے مجوزہ نقشہ کے مطابق تیار کیجارہی ہیں۔ انہی کو دیکھنے کے لئے وہ وہاں تشریف لیگئے۔ لالٹین کا ستون ۸ شاخہ ہوگا۔ یعنے ایک اہنی ستون سے تین برنجی شاخین نکالی گئی ہیں جنمیں سے ہر ایک پر ایک ایک بڑی ہشت پہلو لالٹین گنبد کی شکل کی ہوگی۔ ستون کو نواب وایسرائے بالکل سادہ رکھنا چاہتے تھے۔ مگر کاریگر اوسپر طرح طرح کے بیل بوٹے اور نقش و نگار بنارہا ہے۔ نواب ممدوح نے اسے وقار و عظمت کے نقیض تصور کیا۔ بھائی رام سنگھ جو ملکہ معظمہ کے قصر کے ایک حصہ کی تعمیر کے لئے ولایت بھیجے گئے تھے ان دونون کاموں کے نگران ہین۔ بھائی صاحب کہنے اکثر لوگ اس طرز کو پسند کرتے ہیں۔ نواب صاحب نے جواب دیا۔ یہہ مسلم ہے کہ اکثر لوگوں کا مذاق اچھا نہین ہوتا۔ کالج کے پرنسپل نے بھی لارڈ ممدوح سے اتفاق کیا۔ منبر شیشم و آبنوس کا بنایا جارہا ہے۔ نواب ممدوح نے اس کام کو بہت پسند کیا۔ البتہ کتبہ پر جو اوسکے عطیہ کے متعلق ہے اعتراض کیا۔ اور کہا کہ اسے لکڑی پر کندہ نکرنا چاہئے تھا۔ اسطرح وہ جلد مٹ جائیگا۔ پیتل کی لوح پر ابھرے ہوئے حرفوں میں یہ کتبہ تیار کیا جائے شمعدان کے باقیماندہ حصہ کی تکمیل سے پہلے از سر نو جدید نقشے نواب ممدوح کی خدمت میں بغرض انتخاب و پسند بھیجے جائینگے۔ نیز برنجی کتبہ کے نقشے سکول سے وایسرائل جماعت قلعہ کو گئی۔ نواب موصوف گئی تو صرف سیر کے لئے تھے۔ مگر وہاں جاکر کچھ خیال آجانے پر موجودہ افسروں سے جنمین نواب لفٹنٹ گورنر بھی شامل تھے دو معاملات پر صلاح و مشورہ کیا۔ ایک یہہ تھا کہ آیا قلعہ فوجی عہدہ سے لیکر سول کے حوالہ کردیا جائے۔ تاکہ سیاح و شہری اوسے بآسانی معائنہ کرسکا کریں۔ دوسرا مسئلہ یہہ تھا۔ کہ کیا کم از کم موتی مسجد۔ دیوان عام اور خوابگاہ کو جو تینوں نہایت نفیس اور قابل دید عمارتیں ہیں۔ آیندہ خارج از استعمال کرکے اون کی کاریوان عام بارک کا اور خوابگاہ گرجہ کا کام دیتی ہے۔ نواب ممدوح ان مسائل پر بوقت فرصت کامل غور کرینگے۔ قلعہ سے وایسرائل جماعت ریلوی اسٹیشن کو جاکر ٹھیک آٹھ بجے کالکا کو روانہ ہوگئی۔ اور ۲۶ر کی شام کو نواب ممدوح ریل اور خشکی کے ذریعہ پندرہ دنوں میں تین ہزار میل کا سفر طے کرکے بخیریت شملہ رونق افروز ہوگئے۔ ✣

محاربہ ٹرانسوال

اس ہفتہ آخر وینیر کی مخلصی کی خبر موصول ہوگئی۔ اوسکی کمک کو لارڈ رابرٹس اور جنرل ہنٹر اور جنرل برابانٹ کی زیر کمان بلوم فونٹین اور رد کسول کیطرف سے تقریباً ۲۵-۳۰ ہزار فوج بھیجی گئی تھی جسکے کل دستون کو راستہ میں جابجا دشمن سے لڑائی کرنی پڑی۔ جب وہ وینیر کے قریب پہونچگئے تو بوئر محاصرہ جنکی تعداد ۱۰ ہزار بتائی جاتی ہے وینیر کو چھوڑ کر مشرق کی طرف بجانب لیڈی برانڈ چلے گئے۔ انگریزی دستے غنیم کی اس فوج کے گرد حلقہ نہ باندھ سکے۔ بنابرین اب فوج مذکور کے کرونجی کی فوج کی طرح کسی جگہ قابو آجانے کی امید بہت ہی موہوم ہوگئی ہے۔ اس اہم واقعہ کے سوا میدان جنگ میں اس ہفتہ بھی تقریباً خاموشی چھائی رہی ہے۔ بوئروں کی تیاریوں کے متعلق جزوی خبرون کے سوا کسی مزید پیشرفت یا تعلی کی پیمبر خبر نہیں آئی۔ میفکنگ بدستور محصور۔ اور نٹال میں انگریزی و بوئر فوجین ایکدوسرے کے بالمقابل بطور سابق خاموش بیٹھی ہیں۔ اور صرف ایک خفیف سی معرکہ آرائی ہوئی۔ بوئروں کی کامیاب گھات مورخہ ۳۱ مارچ اور ۱-اپریل کو پانچ کمپنیوں کی گرفتاری سے ولایت میں لارڈ رابرٹس پر بھی دبی زبان سے اعتراضات شروع ہوگئے ہیں۔ بلکہ ایک فوجی ممبر تو اول الذکر نقصان کا کل الزام کرنیل براڈوڈ کی بجائے لارڈ رابرٹس اور اوسکے سٹاف پر لگاتا ہے۔ اوسکی رائے میں اس دستہ کو تہا بان چوہیجی کے بعد اوسکے عقب کی حفاظت کرنا اور عقبی علاقہ کو دشمن سے صاف رکھنا ہیڈ کوارٹری سٹاف کا فرض تہا۔ یہی ممبر لیڈی رابرٹس کے بلوم فونٹین جانیکو بھی پسند نہین کرتا۔ لارڈ کچنر کے ہیڈ کوارٹر سے باہر دور دراز موقعوں پر مامور

کئے جاتے رہنے کو بھی بنظر پسندیدگی نہیں دیکھا گیا۔ مصریوں کا بیان ہے کہ سٹاف کے افسرانہ کو کیپ کو تونسی کے باغی اضلاع یا جنوبی فری سٹیٹ میں کام دینے کی بجائے ہر وقت اپنے کمانڈر انچیف کے پاس رہنا چاہئے۔ ان دو رکی ہمون پر مامور ہونے رہنے سے بعض کو یہہ شبہ ظاہر کرنیکا بھی موقعہ ملگیا تھا کہ شاید لارڈ رابرٹس اور لارڈ کچنر میں دلی صفائی نہیں۔ لیکن ہمیں ایسا خیال تک بھی کرنا ان دونوں امورون کی سخت ہتک ہے +

انگریزی علاقون میں راستون کی حفاظت اور ٹوچ باشندرون کی نگرانی کے لئے جو فوج امور ہے۔ اوسکے علاوہ میدان جنگ کے ہر حصہ میں اسوقت سات کیولری بریگیڈ۔ ۱۱ ڈویزن فوج باقاعدہ کے اور ایک ڈویزن جنوبی افریقہ کی نوآبادیون کے والنٹیرون کا ہے۔ کیولری یعنے سوارون کے بریگیڈون میں سے چار فری سٹیٹ میں اور تین جمیں چھ رجمنٹین ہیں نٹال میں ہیں۔ ان چھ میں وہ چار سوار رجمنٹین بھی شامل ہیں جو لیڈی سمتھ میں محصور رہی تھیں۔ اونکے اسقدر گھوڑے اور آدمی ضائع ہو چکے ہیں۔ کہ اُن کو اب قابل کار کیسطرح نہیں سمجھا جا سکتا۔ بالفاظ دیگر اسوقت جنوبی افریقہ میں کل ایک لاکھ ۸۸ ہزار ۲۱۰ فوج اور ۴۹۳ توپین باین تفصیل ہیں۔ بلوم فونیٹن ۶۹ ہزار پانسو فوج۔ ۱۹۶ توپین۔ سپرنگ فونٹن ۷ ہزار ۴۰ سپاہ ۱۲ توپین۔ جنرل برابانٹے ۷۱۷۰ سپاہ۔ ۶ توپین۔ کمبرلی ۹۷۰۰ سپاہ۔ ۲۶ توپین۔ کیپ کولونی ۳۹ ہزار ۳ سو۔ ۱۰۴ توپین۔ لیڈی سمتھ ۴۴ ہزار ۳ سو۔ ۱۱۴ توپین۔ جنوبی نٹال ۳۷۰۰ ۴ توپین۔ مینکنگ وغیرہ ۲۵۰۰ سپاہ۔ ۱۲ توپین۔ رہوڈیسیا۔ ۵ ہزار سپاہ۔ جنوبی افریقہ میں گرمی کیطرح سردی بھی بشدت پڑتی ہے۔ جسکا موسم شروع ہو گیا ہے۔ بنابرین کل فوج اور ہندوستانی ملازمون کے لئے بسرعت تمام گرم کپڑے میدان جنگ کو بھیجے جا رہے ہیں۔ لیڈی کرزن صاحبہ نے ہندوستانیون کے لئے گرم موزے اور نیم دستانے اپنی طرف سے ارسال فرمائے ہیں۔ اور اُس جوانمرد ہندوستانی شجاع کے لئے جو لیڈی سمتھ کے محاصرہ میں ہر دفعہ جھنڈا ہلا کر بوئرون کے بڑی توپ کی گولہ باری کے عنقریب شروع ہو جانیکی خبر کردیا کرتا تھا۔ ایک بیش قیمت چوغہ عطا فرمایا ہے۔ لیڈی سمتھ کے محصورین افسرون میں سے کئی ہندوستان واپس آگئے ہیں۔ دوسری گورنمنٹون سے تعلقات بدستور عمدہ ہیں۔ مگر ویسے ہی دیگر اقوام کی شوریدہ سری میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ فرانس کے وزیر خارجیہ نے پہر تاریخ ۳ اپریل ایک طویل و مدلل تقریر میں انگلستان سے برسر صلح رہنے کے فوایدا ور ضرورت کو واضح کیا۔ لیکن فرنچ قوم کا حصہ کثیر جرمنی کو فراموش کرکے انگریزی قوم کو فرانس کا جانی دشمن سمجھنے کیطرف دن بدن زیادہ مائل ہوتا جاتا ہے۔ اور چونکہ فرانس کی پالیسی کی عنان در اصل باشندوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ میلان دنیا کے امن کے لئے اچھے آثار نہیں رکھتا۔ روسی اخبارات کے لہجہ میں بھی کوئی تغیر نہیں ہوا۔ بوئرون کی سفارت کے متعلق کوئی اطمینان بخش خبر شائع نہیں ہوئی۔ صرف قیاس ہی ظاہر کئے جاتے رہے ہیں۔ ایک معتبر من اخبار کا بیان ہے کہ ڈاکٹر لیڈز کو یہہ اطلاع دینے سے ان دونون ملکون نے حیادت و نیوٹرلٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو مقتضی ہیں کہ ان دونون ملکون کی گورنمنٹین بجنبہ مصری توپون کو واپس منگوائیں۔ ٹرکی اور امریکہ میں کشیدگی ہو جانے کی شروع شروع میں نہایت خوفناک پیرایہ میں خبر شائع کرنیکے بعد اس ہفتہ رائیٹر ایجنسی نے تعلقات کے سدھر جانیکی خبر مشتہر کردی ہے۔ الجزائر اور مراکو کی جنوبی سرحد پر صحرائے اعظم کے علاقہ میں فرانس کی مستعدی اوس نواح کے مسلمان قبایل کے لئے وبال عظیم ثابت ہو رہی ہے۔ اور اگر اسمیں کوئی رکاوٹ نہ پڑی تو باغلب وجوہ عنقریب مراکو کی سلامتی کے لئے بھی ایسی ہی ثابت ہوگی +

دیوناگری حروف کو سر انٹونی میکڈانل نے آخر ممالک مغربی و شمالی کی عدالتوں میں رائج کرنیکا جیسے کہ توقع تھی حکم صادر کردیا جس سے گو مسلمان امیدواروں کے لئے رزق کا دروازہ اب پہلے کی نسبت بھی بہت تنگ ہو جائیگا۔ لیکن غنیمت ہے کہ اردو حروف کی استعمال کو یکقلم موقوف نہیں کردیا۔ زیادہ تر تشویش اس حکم سے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی طبعی سہل انگاری اور کم ہمتی سے پیدا ہوتی ہے جو اونکو تھوڑی سی غیر معمولی سعی و کوشش سے بھی باز رکھتی ہے

ورنہ ایک پڑھے لکھے شخص کو لئے چند ہفتوں میں ناگری حروف کے پڑھنے اور لکھنے میں کافی مہارت پیدا کرلینا کوئی بڑی بات نہیں۔ نواب موصوف کے حکم کی عبارت حسبذیل ہے :-

زمانہ میعاد لفٹنٹ گورنری ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنری اودھ میں سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر کی خدمت میں بہت سی عرضداشتین اسمضمون کی موصول ہوئیں کہ ان صوبجات کی عدالتون اور سرکاری دفاتر میں بجائے فارسی حروف کے ناگری حروف کا رواج ہو۔ ۱۸۹۸ء میں ایک ڈیپوٹیشن کے قائمقاموں کو جوابدیتے وقت جنکو اس تحریک میں دلچسپی تھی حضور ممدوح نے موجودہ دستور عدالت میں کسی جلد تبادلہ کو ناپسند کرکے جسکے افسران گورنمنٹ عادی نہیں ہیں قبول کیا کہ سرکاری کاغذات میں ناگری حروف کی مزید استعمال سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اوس زمانہ سے حضور ممدوح کے یہ مسئلہ زیر نظر رہا کہ کیونکر بلا کسی تکلیف کے یہ ممکن ہے کہ سرکاری کاغذات میں بمقابلہ موجودہ زمانہ کے ناگری حروف زیادہ تر استعمال ہوا کرین

(۱) - ابتداءً زبان و حروف فارسی عدالتون میں رواج تھا - اول امر اجرائے دیسی زبانون کا بجائے فارسی کے ان صوبجات میں ۱۸۳۷ء میں اختیار کیا گیا جب حضور گورنر جنرل نے بالجلاس کونسل بنگال در مغربی و شمالی میں تبادلہ زبان کا اختیار دیا اور اسغرض سے ایک ایکٹ نومبر ۱۸۳۷ء میں پاس کیا۔ دو سال بعد صدر عدالت دیوانی نے حکم دیا کہ زبان ہندوستانی (اردو) تمام عدالتہائے ماتحت میں استعمال کیجائے یہہ احکام زبان کی نسبت تھے نہ کہ حروف کی نسبت۔ پورانے زمانہ کا ذکر کرکے ۱۸۶۸ء پر اکتفا کیجائیگی۔ جب گورنمنٹ سے تحریک کی گئی کہ بجائے فارسی حروف کے ناگری حروف عدالتون میں جاری ہوں جیں زمانہ سے یہہ مسئلہ باوقات مختلف پیش ہوتا رہا۔ قریب کے صوبجات متوسط و بہار میں ناگری کا رواج بجائے فارسی حروف کے قطعی ہو گیا - +

(۲) - ان صوبجات میں یہ مسئلہ اوسطرح سے آسانی کے ساتھ نہیں طے ہو سکا جسطرح سے ممالک متوسط و بہار میں طے ہوا۔ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر قوی وجوہ کے باعث مسئلہ زبان کو حروف سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے۔ حضور یہہ تجویز نہیں کرتے کہ ان صوبجات کی زبان بدلی جاوے یا فارسی حروف کی استعمال کی ممانعت کی جائے یہاں مسئلہ زیر بحث بہت ہی محدود دائرہ کے اندر ہے۔ بحث صرف یہہ ہے کہ آیا کوئی انتظام کیا جا سکتا ہے جس سے اجازت دیجائے کہ اوس کثیر گروہ رعایا کو آرام ملے جو سوائے ہندی حروف کے اور کسی حروف سے واقف نہیں ہے اعداد نہیں ملکتے جس سے یہہ ثابت ہو کہ اونلوگون کی تعداد کتنی ہے جو ہندی (ناگری) یا کیتھی استعمال کرتے ہیں یا اون لوگون کی جو محض اردو استعمال کرتے ہیں۔ مگر ۱۸۹۱ء کے رپورٹ مردم شماری کے اعداد ذیل سے کسیقدر خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ادنے درجہ کی پڑھی ہوئی آبادی میں ایکدوسرے کو باہم کسقدر مناسبت ہے۔

تعداد شمار کنندگان جنھون نے انگریزی حروف استعمال کئے ... ۸۱۳

ایضاً	اردو	"	۵۴۲۴۴
"	ناگری	"	۸۰۱۱۸
"	کیتھی	"	۴۰۱۹۷

قسمت ہای گورکھپور بنارس الہ آباد میں حضور لفٹنٹ گورنر واقف ہیں کہ ہندی کا بہت زیادہ عام رواج ہے۔ اور قسمت ہای میرٹھ و روہیلکھنڈ میں بھی اسکا بہت رواج ہے۔

(۳) اور سن بہت بڑی گروہ آبادی کو جو ہندی سے واقف ہے بڑی آرام ملے گی اگر یہ نسبت حالت موجودہ ناگری حروف کا زیادہ رواج ہو۔ بعد ممبران بورڈ آف ریونیو کی جانچ اور ہائیکورٹ و جوڈیشل کمشنر کے مشورہ کے جنھون نے تجاویز ذیل سے اتفاق ظاہر کیا ہے حضور لفٹنٹ گورنر نے قرار دیا ہے کہ قواعد ذیل جسکا اثر تمام عدالتہائے فوجداری دیوانی۔ مال۔ اور لگان میں ہوگا جاری ہونگے - (الف) تمام لوگون کو اختیار ہوگا جس حروف (ناگری یا فارسی) میں چاہیں اپنی درخواستین و استغاثہ گذرانین - (ب) تمام سمن و اطلان و ایسے کاغذات جو پبلک کے استعمال کے لئے دیوانی عدالتون یا عدالتہای مال جاری کرینگی ہر دو حروف فارسی اور ناگری میں ہونگے اور خانہ پری فی ۳

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

امیر معاویہؓ بن ابوسفیان اُموی کا حال

ولادت سنہ ۱۸ قبل ھ وفات سنہ ۶۰ ہجری

(نسب) عبد مناف کے دو بیٹے ہوئے۔ ہاشم اور عبد شمس۔ ہاشم کی اولاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضےٰ ہیں۔

محمدؐ بن عبد اللہ
علیؓ ابن ابوطالب
} بن مطلب بن ہاشم۔

اور عبد شمس کی اولاد میں معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس۔

ابوسفیان قریش میں سردار تھا اور بہت بڑی تجارت رکھتا تھا۔ شام و یمن تک تجارتی قافلوں کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا۔ ابتدائے بعثت سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں بہت بڑا حصہ لیا۔ اور فتح مکہ تک اسی عداوت پر قایم رہا۔ اور قریش کو قایم رکھا۔ سنہ ۸ ہجری کو خود معہ اپنی اولاد جسمیں معاویہ بھی تھے مسلمان ہوا۔

ممکن ہے کہ ابوسفیانؓ کی اس عداوت کا سبب اصلی یہ ہو کہ اُسنے سمجھ لیا تھا کہ اسلام کے پھیل جانے اور بت پرستی کے اُٹھ جانے سے گروہا گروہ مردم کا کعبہ میں آنا موقوف ہو جائیگا۔ اور اس سے ابوسفیان کی تجارت کو بہت بڑا نقصان پہونچیگا۔ اور چونکہ ابوسفیان کا کنبہ بڑا تھا اسلیئے گویا نقصان بھی زیادہ خیال کیا جا سکتا تھا۔

علاوہ ازیں عبد مناف کے ہر دو فرزندوں کی شاخ میں مدت سے عداوت چلی آتی تھی۔ سب سے پہلے امیہ اور ہاشم میں (جو امیہ کا چچا تھا) جھگڑا ہوا۔ ہر دو میں فضایل پر مناظرہ ہوا۔ اور عضان کاہن خزاعی منصف قرار دیا گیا۔ اور شرط یہ ہوئی کہ مغلوب غالب کو پچاس اونٹنیاں ادا کرے اور دس سال تک جلاوطن رہے۔ منصف نے ہاشم کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور امیہ کو شرط کے مطابق اونٹ دینے اور دس سال خارج از وطن رہنا پڑا۔ اور یہیں سے دشمنی کی بنیاد پڑ گئی۔

ولادت معاویہؓ مکہ میں سنہ ہجری سے ۱۸ سال قبل پیدا ہوئے۔ انکی ماں کا نام ہندہ ہے۔ جو عبد شمس کی پوتی عتبہ کی بیٹی تھی۔ امیر حمزہ سید الشہداء کو اسی عورت نے مُثلہ کرایا تھا۔

تربیت و اسلام بچپن سے اعتقادات جاہلیت پر تربیت ہوئی۔ فتح مکہ پر انکی عمر ۲۴ سال کی تھی اُسیوقت اپنے خاندان سمیت مسلمان ہوئے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ دلمیں پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر والدین کے خوف سے اسلام کو چھپاتے تھے۔

غرض انکا کنبہ نیز چند سرداران قریش اور فتح پر مسلمان ہوئے۔ اور انکا نام مؤلفۃ القلوب رکھا گیا۔ عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسے لوگوں کو (برخلاف دیگر مسلمانوں کے) کچھ روزینہ بھی دیا جاتا تھا۔

مدینہ کے قیام کے بعد معاویہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوتے گئے۔ حتے کہ کتابت کا اعزاز انکو ملگیا سیرت حلبیہ میں ہے کہ معاویہ بن ابوسفیان اور زید بن ثابت وحی کے کاتبان تھے۔ اور ان کے پاس اور کوئی کام نہ تھا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کو اس فقرہ کی صحت پر کہ ان کے پاس اور کوئی کام نہ تھا شبہ ہے۔

سیدنا صدیقؓ کے عہد میں جب شام پر لشکر کشی ہوئی تو یزید بن ابوسفیان بھی ایک لشکر سردار تھے اور سب سے پہلے دشمن کے ملک میں ان ہی کے کالم نے قدم رکھا تھا۔ معاویہؓ اپنے بھائی کے ساتھ تھے۔ اور بہت سی لڑائیوں میں شریک بھی ہوئے۔ مگر کوئی خاص شہرت نہیں پائی۔ فتح دمشق کے بعد جب امین الامۃ ابوعبیدہ سپہ سالار لشکر اسلام بلاد ساحل کی فتح کیلئے آگے بڑھے تو مفتوحہ علاقہ پر یزید کو حاکم مقرر کر گئے اور معاویہ بھی اپنے بھائی کے پاس رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے صیدا۔ عرقہ۔ جبیل۔ بیروت وغیرہ فتح کر لیے سیدنا عثمان کی خلافت کی ابتدا میں ان مفتوحہ شہروں میں سے بعض پر رومیوں نے پھر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر حضرت معاویہؓ نے بہت جلد انکو وہاں سے نکال دیا۔

آغاز حکومت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۰ ہجری تک امیر دمشق رہ کر وفات پائی۔ سیدنا فاروقؓ نے اُنکے بھائی معاویہ کو اُنکا جانشین مقرر کر دیا۔ عمر فاروقؓ کے آخری چار سال خلافت میں ان کے متعلق صرف ضلع دمشق تھا۔ لیکن حضرت عثمانؓ کے حکم سے سنہ ۲۵ ہجری میں کل شام کا ملک ان کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اسی سال حضرت معاویہؓ نے ایشیائے کوچک پر لشکر کشی کر کے بروصہ و انطاکیہ و طرسوس کے قلعے فتح کر لیے۔

سیدنا عثمانؓ کی خلافت میں جب لوگوں کی شکایات عمال کے متعلق روز بروز بڑھنے لگیں۔ اور اونیر گستاخی کی جھلک بھی نظر آنے لگی۔ تو معاویہ بھی مدینہ پہونچے اور خلیفہ کو اپنے ارادہ میں ثابت و مستقل رہنے کی جرأت دلا کر گئے۔ شکایت کرنیوالے معدودے چند ہیں۔

معاویہ بیٹھے ہوئے تھے کہ سیدنا علی مرتضیٰ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم بھی آپہونچے۔ اسوقت حضرت معاویہ نے کہا ہے ہو کر یہ تقریر کی "آپ لوگ آنحضرتؐ کے صحابی۔ بہترین خلق۔ اور اس امت کی والی ہیں۔ تمہارے سوا اور کوئی شخص حکومت کا خیال نہیں کر سکتا۔ تمنے عثمانؓ کو اپنی مرضی سے بلا کسی دباؤ یا طمع کے خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ اور اب یہ بوڑھے بھی ہو گئے ہیں۔ اور اگر تم ان کی ضعیفی کی وجہ سے ان کی موت کا بھی انتظار کرو تو وہ بھی کچھ دور نہیں ہے۔ مگر میری آرزو ہے کہ خدا ان کو دیر پا رکھے) یہ جھگڑے جو تمہارے سامنے اُٹھ رہے ہیں تمنے اپنی ناراضگی کا کچھ بھی اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ ایسا ہونا ضروری تھا تاکہ حکومت کے لیئے عوام بھی طمع نہ کر سکیں۔ میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر عوام کے حوصلے بھی بڑھ گئے تو تمکو ہمیشہ پیٹھ ہی دکھلانی پڑے گی"۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو نہایت ہی ناگوار گزری اور وہ اسکا کوئی سبب ہی نہ سمجھے۔ انہوں نے معاویہ سے کہا "تیری ماں نہو۔ یہ کیسی گفتگو ہے"۔ معاویہ نے کہا "خیر آپ میری ماں کو تو کچھ نہ کہیں۔ کیونکہ وہ تمہاری ماؤں سے کچھ بُری نہ تھی۔ کیونکہ وہ مسلمان ہوئی۔ اور بیعت نبوی کا شرف اُسنے پایا۔ ہاں میری بات کا جواب دیجیے"۔ اسکے بعد ان سادات نے خلیفہ سے چند معاملات میں گفتگو کی۔ اور اُن کو اپنی منشاء کے موافق طے کرا کر خوش خوش چلے گئے۔ اور معاویہ باقی رہ گئے۔ اُنہوں نے سیدنا عثمانؓ سے کہا۔ "میرے ساتھ شام کو چلو وہ تمام علاقہ مطیع ہے۔ اب چلنے کا وقت ہے۔ ورنہ کسی آفت آنے کا اندیشہ ہے"۔ انہوں نے قرب نبوی چھوڑ کر شام جانے سے انکار کر دیا۔ معاویہ شام کا قصد کر کے باہر نکلے۔ اُن کو مہاجرین کی ایک جماعت (جنمیں سیدنا علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے) ملی۔ معاویہؓ ان کو عثمانؓ کی پیرانہ سالی پر توجہ دلاتے ہوئے انکے ساتھ اچھے سلوک کی وصیت کرتے گئے۔

ان کے شام کے چلے جانے سے کچھ عرصہ بعد مصری وغیرہ جمع ہو کر مدینہ میں آگئے۔ اور خلیفہ کو محصور کر لیا۔ محاصرہ چالیس یوم تک رہا۔ سیدنا علی مرتضےٰ نے درمیان میں پڑ کر انہیں روکنا بھی چاہا۔ مگر باغیوں نے کچھ نہ سُنا۔ محاصرہ میں پانی بھی اُنپر روکدیا گیا تھا۔

آخر مصری لوگوں نے دروازہ کو توڑ کر اور سقیفہ کو آگ لگا کر اندر جانے کا راستہ کر لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُسوقت سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ باغیوں کا محاصرہ توڑ کر اندر آجانا بھی اُن کی تلاوت کلام اللہ میں فرق نہ ڈال سکا۔ چند صحابہ کے لڑکے (جنمیں سید اشباب اہل الجنۃ حسنین رضی بھی تھے۔ یا صرف امام حسن مجتبیٰ) خلیفہ کی حفاظت کے لیئے اندر موجود تھے۔ لیکن انہیں حضرت عثمان شہید نے قسم دیکر خونریزی سے روکدیا اور وہ باہر چلے گئے۔ باغی آگے بڑھے اور انہوں نے خلیفہ پر تلوار کا وار کیا جو تلاوت قرآن میں بکمال استقلال کے ساتھ محو تھے۔ خون قرآن مجید پر گرا حضرت کی بیوی نائلہ نے وار ہوتا ہوا دیکھکر شوہر کے بچاؤ کے لیئے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے تھے۔ تلوار اُن کی انگلیوں کو بھی کاٹ گئی۔

حضرت معاویہ کو ان واقعات کی بالتفصیل خبر پہنچ گئی تھی۔ جب اہل مدینہ نے سیدنا علی علیہ السلام کی مبارک

Bowel complaint in children

باول کمپلنٹ گرمی کے موسم میں بچوں کی پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیے اور جونہی کوئی خرابی دکھائی دے چیمبرلین کی دوائی موسومہ کالک کولرا اینڈ ڈایریا ریمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیے۔ بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے جو متذکرہ صدر دوائی کی پلانے سے بآسانی بند ہو جائیگی۔ مفصل ہدایت ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایک روپیہ

یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

ہاتھوں پر بیعت کرلی تو معاویہ نے بیعت نہ کی۔ بلکہ قصاص عثمان شہید کا دعویدار ہوکر خلیفہ کا خون آلود کرتہ اور نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں جامع مسجد کی ممبر پر رکھکر لوگوں کو قصاص کے لیئے بھڑکایا۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ علی ان کا قاتل ہے۔ عمرو بن العاص جو حکومت مصر سے معزول ہوچکے تھے وہ بھی معاویہ سے آملے۔ اور انہوں نے خلیفہ برحق امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی صفین کی متواتر لڑائیوں اور فیصلہ حکم کے بعد (جسکی تفصیل ہر اسلامی تواریخ کے سینکڑوں اوراق موجود ہیں) اپنی حکومت کو مستقل کیا۔ تاہم یہ حکومت شام ہی محدود تھی۔ مصر پر یہ نا علی کیطرف سے قیس بن سعد والی تھے قیس بن سعد کو پہلے تو معاویہ نے اپنے ساتھ شامل کرلینا چاہا۔ مگر جب وہ ثابت قدم رہے۔ تو ایک خط قیس کی جانب سے بنام معاویہ شایع ہوا جسمیں لکھا تھا کہ قیس بھی قصاص طلبی عثمان میں ان کا شریک ہے۔ مضمون خط سے حضرت علی مرتضے نے خبر پاکر قیس کو معزول اور محمد بن ابوبکر کو والی مصر مقرر کر دیا۔ امیر معاویہ نے سمجھ لیا تھا کہ فتح مصر کے بغیر وہ عراق اور مصر کے دو طرفہ حملہ کی زد میں ہیں۔ اسلیئے عمرو بن العاص اول فاتح مصر کو بہاری لشکر دیکر روانہ کر دیا گیا۔ انہوں نے سرحد عبور کرنے کے بعد محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو لکھ بھیجا کہ تم خود ہی حکومت سے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تمکو کوئی صدمہ پہونچانا نہیں چاہتا۔ محمد نے اصل خط حضرت علی مرتضے کیخدمت میں بھیدیا اور لکھ دیا کہ میری مدد کیلیئے درخواست کی۔ حضرت علی مرتضی ہنوز کمک روانہ کرنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ عمرو بن العاص نے مصر پر قبضہ کرلیا۔ اور محمد بن ابی بکر کو بعد قتل کیے جا کر رانکھ کا ڈھیر بنائے گئے۔ اور شام و مصر کامل ملک حضرت معاویہ کے ماتحت ہوگیا۔

۴۱ھ ہجری کو امیرالمومنین کی شہادت کے بعد امام حسن مجتبے رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت کوفہ میں ہوئی۔ ان کو خبر لگی کہ معاویہ ایک پہاڑی لشکر لیکر شام سے چل پڑے ہیں۔ امام عالیمقام بھی چالیس ہزار فوج (جو حضرت علی مرتضے کی مبارک ہاتھ پر جنگ کیلیے بیعت کر چکی تھی) لیکر کوفہ سے مدائن کو چل پڑے۔ لیکن ان کو جلد معلوم ہوگیا کہ ان کا لشکر فوج شام سے مقابلہ کرنے میں کمزور ہے۔ رحمۃ للعالمین کے نواسہ نے خونریزی امت کو پسند نہ کرکے خلافت چھوڑ کر ملک حضرت معاویہ کے سپرد کر دیا۔ اور انہوں نے کوفہ میں داخل ہوکر سب سے اپنی بیعت لے لی۔ اسوقت سے وہ تمام بلاد اسلام پر بلا شرکت احدے امیر ہوگئے۔ اور ۱۹ سال ۴۱ھ سے ۶۰ھ تک مستقل امیر رہے۔ اور ہمیشہ توسیع دائرہ مملکت میں کوشاں۔ شام مصر۔ عراق۔ وفارس۔ خراسان و عرب پر ان کا اقتدار کامل تھا۔

۳۹ھ میں فتح قسطنطنیہ کے لیے لشکر کشی ہوئی۔ سیدنا ابو ایوب انصاری اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ اس لشکر کا سپہ سالار سفیان بن عوف تھا۔ اور یزید بھی ساتھ بھیجا گیا تھا۔ لشکر کی کثرت۔ لوگی دودی اور خرابی کی وجہ سے لشکر کو فاقہ و تکالیف شاقہ کا مقابلہ کرنا پڑا۔ یزید نے رہنے میں ہی ہمت ہاردی۔ اور فوج کو اوسکی وجہ سے اپنی رفتار کو سست کرنا پڑا۔ امیر معاویہ رض کو خبر ہوئی تو انہوں نے یزید کو لکھ بھیجا کہ تجھے ضرور ساتھ جانا ہوگا پھر اسکی تقویت کے لیئے امرائے عرب کو بحری لشکر دیکر بھی روانہ کر دیا۔ ان امرا میں ابن عباس رض۔ ابن عمر رض ابن زبیر رض ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم تھے۔ جنکی گشتیاں بلا کسی مقابلہ کے ڈارڈنیلز سے عبور کرتی ہوئی قسطنطنیہ کے غربی جانب قلعہ ہفت برج کی پاس پہونچگئیں۔ فوج خشکی پر اتری۔ اور بری فوج کے آجانے پر محاصرہ شروع ہوگیا۔ مسلمان منجنیق چلاتے لمبے نیزوں کے ساتھ حملے کرتے تھے۔ اور محصورین ان پر آگ برساتے تھے۔ جس سے مسلمان اور ان کے کیمپ کا ہمیشہ بھاری نقصان ہوا کرتا تھا۔ طول محاصرہ سے مسلمانوں کو رسد کی کمیابی تکلیف دہ ثابت ہونے لگی جسکو گرد و نواح کے دیہات میں چھوٹے چھوٹے دستہ بھیجکر مہیا اور لوٹنے سے پورا کرلیا جاتا تھا چونکہ موسم سرما بھی آنیوالا تھا اسلیئے مسلمان دور اندیشی کرکے ایشیائے کوچک کے جزیرہ کو جو ۸۰ میل پر قسطنطنیہ سے چلے گئے۔ اور گرمی کے شروع ہوتے ہی پھر محاصرہ کیا گیا۔ سات برس تک یہی حال رہا کہ تمام موسم گرما میں محاصرہ اور جد و جہد سے مقابلہ کیا جاتا اور سرما اس جزیرہ میں بسر ہوتا۔ چونکہ خداوند کریم کو ہنوز یونانیوں کی کمزور سلطنت کی تاج کو خاک نشیں کرنا منظور نہ تھا۔ اسلیئے

Chamberlains Cough Remedy

کیا ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے۔ غالبا اب تک تم دو تین مختلف علاج کرچکے ہوگے اور فایدہ نہونیسے کسقدر مایوس ہوگئے ہوگے۔ اگر تم بلا مزید توقف دیگر ادویہ کی آزمایش کو ایک بوتل چیمبرلین کی کف ریمیڈی کی خرید لو تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ کھانسی کا عمدہ علاج ہے۔ اور گلے و پھیپھڑوں کو مضر بلغمی مولد سے صاف کرکے تمام گرانی اور اختناق کو فی الفور دور کر دیتی ہے۔ ہم ذمہ لیتے ہیں کہ چیمبرلین کی ہر بوتل کھانسی کو فی الفور دور کرکے صحت بخشدیگی۔ ہر سوداگر ادویہ سے دوا ور ایکروپیہ فی بوتل لیسکتی ہے شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر

ہفت سالہ مساعی کے بعد مسلمانوں کی فوج میں وبا پڑ گئی۔ جس سے لاچار ہوکر ان کو محاصرہ سے دست بردار ہو وطن کو واپس جانا پڑا۔ اس عرصہ میں ۲۰ ہزار مسلمان شہید ہوچکے تھے جسمیں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔ یہ صحابی اکابر صحابہ میں سے تھے۔ رسول کریم کے ساتھ بدر و احد وغیرہ وغیرہ غزوات میں حاضر تھے۔ اور خلافت مرتضوی کی لڑائیوں میں حضرت علی مرتضے کے ہمرکاب تھے۔ انکی جنازہ کی نماز بڑی شان و شوکت کے ساتھ ادا کیگئی۔ کہ محصورین بھی مدافعت چھوڑ کر محو تماشا ہوگئے۔ ان کو دیوار کے نیچے دفنایا گیا۔ اور زمین کو ہموار کر دیا گیا۔ سلطان محمد فاتح نے فتح قسطنطنیہ کے بعد اسپر مقبرہ اور جامع مسجد تیار کرادی۔ (باقی آیندہ)

جناب قاضی محمد سلیمان صاحب کسی ہفتہ اگر حیدر علی سلطان میسور کی مختصر سوانحعمری تحریر فرمائیں تو اکثر ناظرین وکیل بہت مشکور ہونگے۔ (راقم خریدار وکیل)

زبان فارسی کا قلع قمع

جب دن بُرے آتے ہیں تو اوسکے اسباب بھی خود بخود پیدا ہوجاتے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ دفاتر کی زبان بدلنیپر صوبہ پنجاب میں سخت ہلچل کا مرقع کھچگیا تھا اور جو یکطرفہ کوششیں زبان دیوناگری کی ادخال کی عمل میں آئی تھیں۔ وہ ابھی اس صوبہ کے باشندگان کی یاد سے بھولی نہیں۔ مگر اسوقت مہذب گورنمنٹ نے بہرحال اردو زبان کو بلحاظ علمی سٹیج ملک اور اسکی خوبیوں کو اسکے انتخاب کے لیئے پسند کیا۔ اسوقت سے لیکر آجتک برابر تعلیمی کانفرنس پنجاب میں اس مسئلہ کی نسبت کسی نہ کسی پہلو پر چھیڑ چھاڑ ضروری اور لازمی طور پر ہوتی رہی۔ اور اپنی دیرینہ مدعا کے حصول کو ہر آن مدنظر رکھنے میں کوئی بھی تساہل نہ ہوا۔ حتیکہ ۱۴ اپریل کے معرکہ تعلیمی میں فارسی اور اردو زبان کی مخالف پارٹی اپنی سازشوں میں کامیاب ہوئی۔ یعنی انگلو ورنیکولر سکولوں کی پرائمری جماعتوں سے فارسی کی تعلیم خارج کر دیگئی۔ جسکا نتیجہ بدیگر الفاظ یوں سمجھنا چاہیئے کہ ایک سیع۔ شیریں اور فصیح زبان کی پودی کی جڑھ اوس سرزمین میں بڑھنے سے قدرتی طور پر روکدی گئی ہے۔ جو اوسکے سرسبز وجود اور لذیذ اور نافع ثمرات سے ایک عرصہ دراز سے مفتخر تھی۔ یہاں ہم صرف یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ فارسی زبان کی مذکورہ بالا اخراج سے قوم مسلمان صوبہ پنجاب پر کیا کیا اثر ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی سے بڑھ کر اس امر کے جاننے والا کون شخص ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی حالت کس پیمانے پر ہے۔ میری خیال میں یہ کہنا نادرست نہوگا۔ کہ عموماً پرائمری اور مڈل کی حصص تک ہی محدود ہے۔ اور آگے بمشکل ۱۰ فیصدی تعلیم جاری رکھنے کے قابل نکلتے ہیں۔ اسموقعہ پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ ترقی تعلیم بھی محض رحیم اور مہربان گورنمنٹ کی خاص عنایتوں اور رعایتوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مالی حالت مسلمانوں کی اس تعلیم کے بھی متحمل ہونے کے قابل نہیں۔ اس تھوڑی اور ابتدائی تعلیم کے ذریعہ سے دفاتر فارسی سرکاری کی ادنی ملازمت میں کسی خاص درجہ تک مسلمان دسترس رکھتے ہیں۔ جنکی ملازمت کہلیتے ہیں معمولی خرید و فروخت کے ذریعہ سے جو بغیر تعلیم فی زمانہ چل نہیں سکتی۔ اپنا پیٹ پالتے ہیں اور ان کو اپنا حساب قرضہ مسکات سمجھنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ اخلاق و آداب جنکی بغیر کوئی نسل فی زمانہ احاطہ انسانیت میں رہنے کے ہرگز قابل نہیں۔ مسلمانوں میں بالکل اس ابتدائی تعلیم کے فارسی کورس کی طفیل ہے۔ گلستان و بوستان۔ اخلاق جلالی انوار سہیلی کی مشہور کتابیں دنیاوی تجربہ۔ علم مجلس۔ اخلاقی تربیت۔ طرز معاشرت۔ خوبی تمدن میں کا ایک اچھا خاصہ سبق دیتی ہیں۔ شاہنامہ۔ سکندر نامہ کی مشہور کتابیں علم تاریخ کا مذاق سادہ دلوں میں داخل کرنیمیں کچھ کم حصہ نہیں لیتیں۔ انگریزی لٹریچر کی کتابیں جو مذکورہ بالا مضامین پر مشتمل ہیں مسلمانوں کی

کتاب محاربہ فرانس و پرشیا، جرمنی سنہ ۱۸۷۰ء

اس جنگ میں ۱۵ لاکھ کی قریب فوج طرفین میدان جنگ میں آئی۔ تین لاکھ کے قریب فوج مارگئی۔ بالآخر نپولین شہنشاہ فرانس معہ اسی ہزار فوج کے گرفتار ہوکر معزول ہوا۔ اور فرانس میں سلطنت جمہوری قایم ہوئی اور پروشیا کے بادشاہ کو شہنشاہ جرمنی کا خطاب نصیب ہوا۔ آخر میں ایک ضمیمہ اور مشہور غیر تاک واقعے ہیں غرضیکہ یہ تاریخی کتاب قابل دید ہے۔ عجیب عبرتناک صحیح قصے ہیں۔ یہ کتاب ۱ تہوں ۱ تہہ فروخت ہورہی ہے قیمت عہ

رسائی اول تک بالکل محال ہی۔ اونکو اردو ترجمہ پڑہنے اور اون سی فایدہ اونہانیں یہ تعلیم ابتدائی زبان فارسی کی بہت مدد دی رہی ہی اور وجہ سی سیمایل۔ گولڈسمتھ۔ جان ڈیون پورٹ وغیرہ کی گرانبہا تصانیف اردو زبان میں ترجمہ ہوئیں۔ اور ملک ایک خاص توجہ سی اونکو دیکھ رہا ہے۔

اردو زبان جو گورنمنٹ کی دفاتر کی زبان ہی۔ اور جسکے ذریعہ سی عظم ہندوستان کی مختلف حصوں میں ۲۸ کروڑ باشندو نکا کاروبار تجارت لین دین کا سلسلہ قایم ہی نہ صرف ہندوستان ہی میں۔ بلکہ افغانستان ترکستان۔ ایران۔ بلوچستان۔ چین۔ تبت۔ بر سملہ۔ عرب۔ شام۔ مصر میں۔ ہندوستانی اپنا لین دین اور کاروبار تجارت اور سیاحت کی غرض سی اردو زبان کی ذریعہ سی بہگتا رہی ہیں۔ جسکا صاف نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ اردو زبان ایشیا میں مروجہ زبان ہی جیسی کہ فرنچ زبان یورپ میں اردو زبان جسکے بغیر کوئی دوسری زبان اوس زمانہ میں جبکہ مسلمان اعلے تعلیم کی اخراجات کی متحمل نہوں۔ اور زیور صنعت و حرفت سی عاری معمولی روزمرہ کا کاروبار تجارت چلانیکی خاطر یا یونیورسٹی کے ابتدائی سند حاصل کرنیکے لیئے جسکے بغیر کوئی ادنے سے ادنے ملازمت خواہ نج کی ہو یا سرکاری ملنی ناممکن ہی۔ مدد نہیں دی سکتی۔ محض فارسی زبان پر منحصر ہے۔ فارسی ہی زبان کی طفیل ہماری ہندوستانی فاضل ایل ایل ڈی اور شمس العلما کی خطابات کا افتخار اور اعزاز حاصل کر رہی ہیں اور ملک اور قوم کو اپنی تصانیف اور تقاریر سی فایدہ پہونچا رہی ہیں۔ ہاں البتہ اگر انکے مقابل میں وہاں پدیہا کا خطاب بھی ہوتا تو یہ خطاب اس ہٹ دہرمی اور ضد کی باعث نہ ہوئی ہوتے۔

فارسی زبان جو صدیوں تک رائل لنگویج (شاہی زبان) ہونیکا فخر رکھتی ہی۔ جسکی شیرینی اور فصاحت یورپ سی لیکر امریکہ تک مسلمہ ہی۔ اور جسکی توسیع کسی دوسری زبان کی الفاظ کی اشتمال کی محتاج نہیں جسکی نظم و نثر بجائی خود انسانی مطالع کو منعطف کرنے والی چیز ہے۔ محض جسکی خوش آیند نام نے مسلمانوں میں اپنے بچوں کو مدارس میں تعلیم دلانیکی ترغیب و تحریص پیدا کی۔ کیا مستحق اس سلوک کی ہے کہ اوسکو باوجودیکہ وہ ہر ایک نیک تربیت اور ہر ایک اعلے اخلاق و آداب ہندوستان کی مدعی جائز ہے۔ اس ناسپاسانہ طریق پر ملک سی دور کر دیا جاوی۔ اور اوسکی تمام احسانات یکقلم فراموش کر دیئی جائیں۔

فارسی زبان ہی کی طفیل مسلمان اپنی کتب مذہبیہ مرتبہ بزبان عربی کا مطالع کر سکتے ہیں۔ فارسی زبان کی ہی مہربانی سی وہ اعلے سی اعلے درجہ کی فلاسفہ اور حکمت جو بذریعہ انگریزی زبان مسلمانوں کی رسائی سی باہر ہے اونکو حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور اون سی خاطر خواہ فایدہ اٹہا رہی ہیں

ہم مکرر یہہ ظاہر کرنا پسند کرتے ہیں کہ فارسی اور اردو دو مختلف زبانیں نہیں۔ اور جو اشخاص اونکو دو مختلف زبانیں خیال کرتے ہیں۔ وہ اونکی ماخذ اور اصول سی محض ناواقف ہیں اگر اردو زبان کو جسم قرار دیا جاوی تو فارسی اوسکی بین روح رواں ہی۔

الہ آباد یونیورسٹی میں کالج کی جماعتوں سی فارسی کا اڑا دیا جانا۔ اردو کی بجائی دیوناگری کا عدالتوں کی زبان قرار دیا جانا۔ اور اسیوقت اوسکی ہمعصر یونیورسٹی پنجاب میں فارسی زبان کو شروع سے ہی دور کرنا۔ امسال امتحان انٹرنس پنجاب یونیورسٹی کے اردو پرچہ میں فصیح بہاشا کی بو باس کا پایا جانا۔ امتحان بی اے۔ میں زبان فارسی کے پرچہ سٹینڈرڈ سے بڑہ کر مشکل ہونا۔ تعلیمی کانفرنس پنجاب میں جملہ ہندو ممبران کا یکلخت بلا تامل فارسی زبان کی برخلاف رائے دینا۔ یہہ جملہ امورات اس قسم کے ہیں جنسے صاف اور صریح طور پر پیدا مرد واضح ہوتا ہے کہ پارٹی فیلنگ نے ان معاملات میں بہت کام کیا ہے۔

الہ آباد و نو صوبوں ہی میں مسلمان غریب کچھہ حس و حرکت میں ہیں۔ جنکی پوزیشن کا پلاٹی نم دونو طرف کی برقی قوت کے ہلاپسے ہلا چاہتا ہے۔

ہم یہہ چاہنا پسند کرتے ہیں کہ موجودہ تعلقات افغانستان بلوچستان۔ اور اونکے مضافات اور ایران اس قسم کے ہیں کہ اگر اس سازش میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ تو ایکدن عنقریب آنیوالا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو مترجمان غیر ممالک سے منگوانی پڑینگے۔ اسوقت ۲۸ کروڑ باشندگان کو واسطے بالعموم اور ۶ کروڑ مسلمانان کے واسطے بالخصوص کیسی شرم کی بات ہوگی جسکی آبیاری ابتدائی سرمایہ ناز پر اس بیدردی سے پانی پہیرا جائیگا اسموقعہ پر فارسی کی اخراج کو واسطے کثرت رائے سی کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ صورت انعقاد اجلاس بلحاظ پارٹی فیلنگ کے مقتضی اس امر کی ہی کہ دلایل اپنی اپنی رائے باصواب کی ہر ایک ممبر کو ضروری طور پر دینی لازمی تہی۔ مگر اس امر کی کوئی پرواہ نہیں ہوئی۔ اور ایک جماعت بنی نوع کی حقوق کا مسئلہ معمولی ہاں اور نہ کے حوالہ کیا گیا۔ بظاہر تو تصرف پرائمری حصہ اینگلو ورنیکولر سکولوں سی فارسی زبان خارج ہوئی۔ مگر حقیقت میں اسکی صحیح تفسیر یوں ہو سکتی ہے کہ غریب مسلمانوں کی اخلاق و آداب۔ علم مجلس۔ طرز معاشرت اور طریق تمدن پر جیور رکھشا کرنیوالی پارٹی نے نہایت بیرحمی سے حملہ کیا اور اوسمیں ایک گونہ کامیابی کا منہ دیکھہ لیا۔ ہم اس کامیابی کا وسیلہ اون غیر مسلمان ممبروں کو قرار دینے میں غلطی نہیں کرینگے۔ جنہوں نے یا تو معمولی نازک مزاجی اور لاپرواہی سی جو مسلمان کا خاص حصہ ہی۔ اجلاس اول میں شریک ہونا پسند نہیں کیا۔ اور اونکی عدم حاضری کی نتیجہ نے جو نتیجہ پیدا کیا۔ وہ دیکھہ چکے ہیں اور آیندہ دیکھینگے۔ اور یہہ دہنہ بحیثیت ریپریزنٹو مسلمانان پنجاب اون کی زندگی کی کتاب سی ہمیشہ کیلیے اٹ رہیگا۔ اونہوں نے بہیڑیئے کا کام کیا ہے۔ ممکن ہی کہ اونہوں نے بعد میں بلکہ کی رضا کی خاطر کوئی تلافی کرنے کی کوشش کی ہو۔ مگر ہم اسکو مشتے بعد از جنگ سی زیادہ وقعت نہیں دی سکتے اونکو اپنی طبیعتو پر اگر اعتبار نہیں تو وہ کیوں دوست کی لباس میں دشمنوں کا کام کر رہی ہیں۔ بہتر ہوگا کہ وہ اپنی اس بھاری بوجھ کی ذمہ داری سی سبکدوش ہو جاویں۔ اور یا کسی امر مجبوری کی وجہ سی وہ حاضر نہیں ہو سکی صورت دوم مسلمانوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

کیا اچھا ہوتا اگر فارسی کا مسئلہ دوسری روز کی لیئے ملتوی کیا جاتا۔ اور کثرت رائے کے طریقہ مجوزہ میں کسی قسم کو گنجایش شکایت نہ رہتی۔ وہ ممبران جنہوں نے فارسی زبان کے برخلاف رائے دی ہی وہ ملک کے حالات۔ طرز تمدن و معاشرت سی محض ناواقف ہیں۔ ملکی معاملات کا تعلق جو یونیورسٹی سے وابستہ ہی اوسکو جانتے ہی نہیں ہر ایک ممبر تعلیمی کانفرنس کا ملکی معاملات سی باخبر ہونا چاہیئے مسٹر ایل ساتی قائمقام ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن جو ایک لایق اور باخبر ممبر تہے۔ اونکی رائے بیش بہا ہی صرف کثرت رائے کی طوفان سی ضایع ہوئی۔ اونہوں نے فارسی کے قیام کے وسطے بہت ہی زور دیا۔ مسٹر سایم صاحب بہادر ڈائرکٹر بھی اونکی ہمراہی تھے۔ مگر اونکو رائے کی اظہار کا موقعہ نہیں ملا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ایسا اہم معاملہ صرف ۴ کس معمولی کی ہاں یا نہ کی معمولی آواز پر فیصلہ پانا بہت نامناسب ہوگا۔ بڑا بھاری عذر جو فارسی کی اخراج کی نسبت سی کیا گیا ہے۔ وہ کمی وقت ہی۔ مگر یہہ عذر خود کانفرنس کی کارروائی سے فضول ثابت ہوتا ہے۔ جسکے پاس موجودہ انتظام کی بعد کافی وقت فالتو بچ رہا۔ جسکا انضباط وہ نہیں جان سکی۔ اگر فرض بھی کر لیا جاوی کہ وقت فارسی کی تعلیم کے لیئے کافی نہیں بچتا۔ تو تعلیم سبق اشیا سی وقت نکالکر فارسی کو پورا کرنا چاہیئے۔ سبق اشیا کی ترویج سی کوئی معقول فایدہ طالبعلموں کو عملی طور پر میسر نہیں ہوا۔ کون کتی۔ بلی۔ اور اونکی جسم کے اعضا سی واقف نہیں۔ بمقابلہ ایک شاندار زبان کے اگر یہہ تعلیم دور کر دیجاوی تو بہت مناسب ہوگا۔ اور ہم دعوی سی کہہ سکتے ہیں کہ اوسوقت کی طالبعلم پر جبکہ یہہ فضول سردردی اور تضیع اوقات کا مادہ سکولوں میں رایج نہیں تہا۔ موجودہ طالبعلم کیطرح سے بھی دربارہ تحقیقات اشیا کی کوئی عملی ترجیح نہیں رکھتی امید ہی کہ گورنمنٹ پنجاب یونیورسٹی کی اس فضول کارروائی کی ضرور بنظر تعمق جہان بین کریگی۔ اور جلدی سی دانشمندوں کی ڈاہرس بندہائے گی۔ راقم احمد حسن کمکے زئی نوشہروی۔

پشاور تک کا سفر

مجھے گزشتہ ہفتہ میں ایک دوست کی ہمراہ راولپنڈی تک جانیکا اتفاق ہوا۔ اگرچہ اوسوقت سے چلتے وقت میرا کوئی خیال پشاور جانے کا نہ تہا۔ لیکن چونکہ یہہ شہر مغربی سرحد پر تاریخی واقعات کی لحاظ سے ایک مشہور مقام مانا گیا ہے۔ اور راولپنڈی سی قریب بھی تہا۔ اسواسطے میں اپنے

Chamberlain's Pain Balm
چیمبرلینس کی پین بام۔ یہ دوائی گھنٹہ کو دور کرنیمیں شہرہ آفاق ہی۔ ایکدفعہ کی لگانی سی درد دور ہو جاتی ہے اور متواتر استعمال سے تھوڑی عرصہ میں بالکل شفا ہو جاتی ہی۔ پین بام کی ہر قسم کی درد کو مسکن ہی۔ اور گٹھیا۔ پسلی اعضا اور چہاتی کی دردوں میں۔ جوڑوں۔ زخموں اور جلی ہوئی مقامات کیلیے بھی مفید ہی۔ اسکی استعمال سے ان تمام تکلیفوں کا ایسی جلد ازالہ ہو جاتا ہے کہ ویسی جلدی کسی اور دوائی سے نہیں ہوتا قیمت دو پیہ اور ایک روپیہ یہ دواشیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

دوست سے اجازت لیکر پشاور کو روانہ ہوا۔ میرے پرانے دوستوں میں سے میر نذر الباقر صاحب (ایجنٹ کسٹمز ٹرانسپورٹ لائین) پشاور میں مقیم ہیں سب سے پہلے اُن کی ملاقات کا حظ حاصل کیا۔ پیر شیخ غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس سے ملاقات ہوئی اور جو ناگہانی صدمہ انکو گاڑی سے گرنے کی باعث پیش آیا تھا خدا کا شکر ہے کہ آپ اُن کو اُس سے بالکل آسودہ ہے۔

انجمن کے شیخ صاحب سے پشاور کی مفصل حالات سننے کا موقعہ ملا سب سے زیادہ دلچسپ بات جو شیخ صاحب نے بیان کی وہ مفتی فدا محمد صاحب بیرسٹرایٹ لا کی قومی خدمتگذاری کا ذکر تھا مفتی صاحب نے ایک انجمن اس شہر میں قایم کی ہے اور اُسکے مصارف کیواسطے ایک عالیشان عمارت تعمیر کرا رہے ہیں۔ یہ عمارت کابلی دروازہ کے باہر بشکل سرائے تعمیر ہو رہی ہے۔ باہر کیجانب کو بیس دوکانیں تعمیر ہو چکی ہیں جنکا کرایہ ایک سو بیس روپیہ ماہوار تخمینہ کیا گیا ہے اور تجویز یہ ہے کہ ان دوکانوں پر چوبارے اور اندرونی جانب کو کوٹھڑیاں تعمیر کرائی جائیں۔ زمین گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ پندرہ ہزار روپیہ چندہ وصول ہو چکا ہے جسمیں سے کچھ رقم بھی خواہان پشاور نے عطا کی ہے۔ اور باقی روپیہ مفتی صاحب نے بیرونجات کا سفر کرکے جمکم۔ قرم۔ کوٹہ سے فراہم کیا ہے لیکن اسقدر روپیہ ایسی بڑی عمارت کیواسطے چونکہ غیر کافی تھا اسواسطے مفتی صاحب نے پچیس ہزار روپیہ قرض اٹھایا ہے جسمیں سے دس ہزار روپیہ صرف قرض حسنہ کی طور پر ہے اور باقی سود پر۔ پشاور میں اسوقت دو تین ایسے مالدار مسلمان موجود ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو اس عمارت کو تنہا تیار کرا سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے پرانے علما اسکے مخالف ہیں۔ اور اُن کی مخالفت سے اس قومی کام کو بڑا نقصان پہونچ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ مفتی صاحب کی ہمت میں برکت دے۔ اور ان علما اور امرا کو توفیق نیک عطا کرے جکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہوری اور دیگر محبان قوم سے امید ہے کہ وہ مفتی صاحب کی اس قومی کام میں اعانت کرینگے۔ مجھے مفتی صاحب سے ذاتی طور پر ملاقات کرنے کا بھی فخر حاصل ہوا۔

سیل یحییٰ امندی کے اتفاق سے میرے دوست سید یحییٰ آفندی مفتی صاحب کے مہمان تھے جنسے گزشتہ سال میں استنبول میں ملاقات ہوئی تھی۔ سید صاحب استنبول سے واپس آکر حیدرآباد دکن پہونچے۔ اور اب بغرض سیاحت بلاد غربیہ کے آنجگہہ وارد ہیں۔ اگر موقعہ ملا تو شاید ضیاء الملہ والدین امیر عبدالرحمٰن خانصاحب بہادر والی افغانستان کی زیارت کا شرف بھی اُن کو نصیب ہو

بازار کے پشاور کا بازار بہت وسیع ہیں۔ خاصکر قصہ خوانی کا بازار بہت مشہور ہے۔ سرحدی شہروں میں سب سے زیادہ فروغ تجارت کو یہی جگہہ ہے۔ کابل۔ بخارا۔ ایران۔ کی بہت چیزیں یہاں بکتی ہیں۔

حسن ابدال کے پشاور سے واپسی کیوقت میں حسن ابدال میں اترا جو ایک پرانا قصبہ اور بعض امور کے لحاظ سے سیاحوں کا گزرگاہ ہے۔ یہاں ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ اور اُسکے ایکطرف ایک محراب دار کٹری کے اندر ایک پتھر پر آدمی کے ہاتھہ کا نقش کندہ کیا ہوا ہے جسمیں پانچوں انگلیاں بخوبی نمودار ہیں اور یہاں لوگ اسکو پنجہ صاحب کہتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی تحقیقات میں یہ نشان بابا نانک صاحب کے ہاتھہ کا ہے۔ اسواسطے اسجگہہ کو مقدس سمجھتے ہیں اور مقامات بعیدہ سے اسکی زیارت کو آتے ہیں۔ تالاب میں خصوصیت ہے کہ باوجود ایک خاص حد تک گہرا ہونے کے اسکا پانی ایسا صاف اور شفاف ہے کہ ریت اور پتھر جو کچھ اسمیں ہے وہ نہایت عمدگی سے دکھائی دے رہے ہیں اور اسمیں دو انی چوانی پھینکو تو اپنی جگہہ پر پڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ حسن ابدال ایک چھوٹا قصبہ ہے لیکن آجکل خوب رونق پر ہے۔ ایبٹ آباد اور کشمیر کو یہاں سے ٹانگے چلتے ہیں۔

واہ کے حسن ابدال سے ڈیڑھ میل پر واہ ایک گانوں ہے۔ اور جسمیں جہانگیر بادشاہ دہلی کی بعض عمارتیں دکھائی دیتی ہیں۔ جو کچھہ عرصہ سے گورنمنٹ پنجاب نے نواب محمد حیات خانصاحب سی۔ ایس۔ آئی کو بلحاظ اُن کی سرکاری خدمات کے عطا کر دی ہیں۔ منجملہ اِن عمارات کے ایک عمارت ابتک بہت عمدہ حالت میں ہے۔ اور نوابصاحب نے اُسکو شیشہ آلات اور ہر قسم کے فرش فروش سے آراستہ کر رکھا ہے۔ ان کے یورپین مہمان اسی عمارت میں فروکش ہوتے ہیں۔ اس عمارت کے برابر دو نو طرف تالاب پختہ تھے جنمیں سے ایک ابتک قایم ہے۔ اسکا پانی بھی مثل تالاب پنجہ صاحب کے صاف اور شفاف ہے۔ اور جہانگیر بادشاہ نے تزک جہانگیری میں جس پانی کی صفائی اور شفافی کا ذکر کیا ہے غالباً یہ وہی تالاب ہے۔

راولپنڈی راولپنڈی میں تین دن تک ٹھیرنے کا اتفاق ہوا۔ اسکی آبادی دن بدن ترقی پر ہے اور یہ ترقی زیادہ تر اسوقت سے ہے جبکہ یہ شہر فوجوں کا ہیڈکوارٹر قرار پایا۔ یہاں کے لوگوں نے بھی قومی بہبودی کی غرض سے ایک مدرسہ انٹرنس تک قایم کیا ہوا ہے۔ جسکی بنیاد غالباً منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر جو پور صدی کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ لیکن اسوقت مدرسہ کیحالت بہت کچھہ قابل اصلاح ہے۔ مدرسوں کی برخاستگی جلدی جلدی عملمیں آتی رہتی ہے۔ اور تنخواہیں اسقدر قلیل ہیں کہ ایک متوسط درجہ کی لیاقت کا آدمی اُسکو قبول نہیں کریگا۔ پھر لایق مدرسین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ انتظام کی یہ حالت ہے کہ ایک مدرس کی درپردہ شکایت کی گئی کہ وہ مرزائی ہے (مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو)۔ کارکن ممبر اس مدرس کو نہیں جانتا تھا اور اتفاق سے کارروائی کے وقت اُسکا نام ہی بھول گیا۔ ایک ہوشیار آدمی نے کسی ذاتی کاوش سے کسی اور کا نام لے دیا۔ چنانچہ اُسکی برخاستگی کا حکم لکھا گیا۔ دو دن کے بعد معلوم ہوا کہ یہ حکم غلط تھا بات یہ قرار پائی کہ بجائے برخاستگی کے اسکا استعفا داخل کرایا جاوے۔ یہ حال تو منتظمین کا ہے۔ اب مواخین کا حال سنیئے کہ ایک مدرس نے کسی معزز عہدہ دار کے لڑکے کو اُسکی گستاخی پر سزائے جسمانی دی تھی۔ یہ لڑکا مدرس کو گالیاں دیتا ہوا گھر کو چلا گیا۔ اور اپنے والد سے اسکی شکایت کی۔ اُنہوں نے بدون تحقیقات چپراسی کو حکم دیا کہ مدرس کو گرفتار کرکے ہماری پاس لاؤ۔ جسمیں اور میرے معزز دوست اس ہائی سکول کو دیکھنے جا رہے تھے اُسوقت راستہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب ملے۔ اور کہا کہ ہم اس جوڈیشل افسر سے معافی مانگنے جاتے ہیں۔ میرے دوستوں نے ان کو اس سے روکا۔ لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ اگر ہم مدرس کو ان کے پیش نہیں کرینگے۔ تو وہ ناراض ہوکر امداد بند کر دینگے۔ اب کچھہ دنوں سے کمیٹی کے کل اختیارات شیخ فضل الٰہی صاحب ٹھیکہ دار کو سپرد ہوئے ہیں کہ سیاہ سفید جو چاہیں اُنکا اختیار ہے۔ سکرٹری دو دفعہ علیحدہ ہوکر پھر بحال کیا گیا ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ان منیجر صاحب کو اختیارات کبتک قایم رہتے ہیں۔ ممبران انجمن نے مجھسے بیان کیا کہ اختیارات سب کمیٹی نے دیئے ہیں۔ جنرل کمیٹی کی منظوری نہیں حاصل کی گئی۔ بہرکیف ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ شیخ فضل الٰہی صاحب کوئی عمدہ انتظام کرینگے۔

اس مدرسہ کیحالت دیکھکر مجھکو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ کسی کافی سرمایہ کی بغیر ایسے مدرسوں کا جاری کرنا کوئی منفعت بخش کام نہیں۔ اور میری رائے کی مطابق تو مسلمان طالبعلم اسقدر سکولوں کی محتاج نہیں جسقدر کہ سکالرشپوں کی اُن کو ضرورت ہے۔ پس کیا اچھا ہو کہ مسلمان چھوٹے چھوٹے اور غیر منتظم مدرسوں کے قایم کرنے کا خیال چھوڑ کر طلبا کے واسطے وظایف فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ اور دیکھیں کہ یہ تجویز غریب مسلمانوں کے واسطے کسقدر مفید اور کارآمد ہو سکتی ہے۔ یہ دوسری بحث ہے کہ وظایف کس قسم کی تعلیم اور کن کن مدارس کے طلبا کے لیئے قایم کرنے مناسب ہیں جسپر میں پھر کسیوقت اپنے خیالات اہنائے ملک کی خدمت میں پیش کرونگا۔

واقم عبدالرحمن ابن بشر ہال بازار

انتصاب مغرب

جسمیں الجزائر کی آخری تین سو برس کی تاریخانہ وقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان باربروسہ (کپتان خیرالدین عروج) کی تفصیلی کارنامے۔ ترکوں کی بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صدسالہ حکومت۔ عرب۔ ترکی۔ انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کی جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام اور ساحل اسپین پر تازیاں۔ الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کی ظل حمایت میں آنا۔ دول یورپ کا حدود بربر پر حاسدانہ جہاد کرکے مہزم ہونا الجزائر اسپین کا جہاز پر لیسویسا اور لیپنٹو کی مشہور معرکہ حجم قریبا ۴۰۰ صفحے نہایت خوشخط جسپر بہت سی عمدہ نقشجات بھی شامل ہے قیمت صرف عہ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

الفاروق

یعنی حضرت عمر رضہ کی مفصل سوانحعمری شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی جادو طرازی۔ حسن بیان طرز تحریر تحقیق و تنقید کی بنت کچھہ کہنا تحصیل حاصل ہے ہندوستان بھر کو لایق اصحاب اونکے زور قلم کے معترف ہیں دینی مولانا صاحب جیسے فاضل عجز نگار کے لئے حضرت فاروق اعظم جیسے عدیم النظیر سیر و کیرکٹر تھی عرصہ سے لوگ اس کتاب کی اشاعت کیلیے ہمہ تن چشم ہو رہے تھے۔ الحمد للہ کہ اب مکمل ہوکر چھپ گئی ہے مطالع پر معلوم ہو سکتا ہے کہ مولانا نے کس خوبی و متانت و بے تعصبی سے بڑی بڑی دقیق مسایل کو حل کر دیا ہے اور کیسے کیسے دلچسپ حالات کو کس لطافت و فصاحت سے نقل کیا ہے قیمت مجلد عمدہ کاغذ قیمت مجلد تین روپیہ شائقین اپنا نام بکریں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا المشتہر منیجر اخبار وکیل

ہندوستان کی خبریں

کانپور میں چماروں کی چودھری کی گرفتاری پر پھر کچھ دکانیں بند اور تشویش تازہ ہوگئی۔ مارشل لا کے دوران میں یورپین باشندوں کے ملازموں کو سامان اکل و شرب اونکی کوٹھی پر نہ لیجانے دیا گیا۔ حتے کہ لاٹ صاحب اور اونکے سٹاف کے لیئے تازہ دودھ بصد دقت بہم پہونچایا جاتا۔

برسات کے عنوان مبصرون کی رائے میں اس سال عمدہ ہیں۔ مگر زمینداروں کی رائے میں یہ قبل از وقت متفرق بارشیں ساون سوکھا رہنے کی علامت ہیں۔ آندھیوں سے آم کی کیری اور پھل بھی عموماً جھڑ گئے ہیں۔ امداد قحط زدگان کے لیئے پچھلے ہفتہ تک کلکتہ کی صدر کمیٹی کو ۳۹ لاکھ روپیہ وصول ہوا۔ گذشتہ قحط کے فنڈ کا بقایا ۱½ لاکھ روپیہ اس رقم سے علیحدہ ہے۔ کشمیر اور کئی دیگر پہاڑی علاقوں میں وسط اپریل تک کہیں کہیں برف پڑتی رہی۔ اسوقت امدادی کاموں پر کل ہندوستان میں ۵۵ لاکھ مصیبت زدہ سرکاری روپیہ سے پرورش پا رہے ہیں۔

پنجاب کے وسطی اضلاع کے ایک مشہور گروہ رہزناں کی دو سرغنہ لچھو و جبرو وغیرہ کی گرفتاری و ہلاکت کے بعد جو دو تین مہینے ہوئے وقوع میں آئی تھی ۱۹ اپریل کو اوسکے ایک اور سرغنہ مسمے نظام کے بھی ہلاک ہوجانے سے امید ہے کہ یہ گروہ اب پھر کبھی طاقت نہیں پکڑ سکیگا۔ پولیس نے تصور سے دس میل کے فاصلہ پر اس ڈاکو کو ایک جھونپڑی میں گھیر لیا۔ اور ادھر ڈپٹی کمشنر و کپتان پولیس کو اس معاملہ کی تار خبر دی جو اوسیوقت موقعہ کیطرف روانہ ہوگئے۔ مگر اونکے پہونچنے سے پہلے ڈاکو کا کام تمام ہوچکا تھا۔ اوسکے پاس ایک بندوق اور گھوڑا بھی جھونپڑی کے اندر تھا۔ بندوق کی وجہ سے کسیکو اندر داخل ہونے کی جرات نہ پڑتی تھی۔ نظام نے راہ فرار مسدود دیکھکر دو کنسٹبلوں کو بندوق کا نشانہ بنایا۔ پھر گھوڑے پر سوار ہوکر جھونپڑی سے باہر کو نکلا۔ مگر باہر نکلتے وقت اوسکا سر زور سے ہر دل کے ساتھ ٹکرایا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اس سے بھی اسکے اوسان غلیظ ہوئے اور اوسنے پیدل بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے اُسی جلد بندوق کی باڑھ چلاکر بیجان کردیا۔ اوسکی لاش قصور میں لائی گئی۔ جہاں ہزاروں مخلوق اوسے دیکھنے کے لیئے جمع ہوگئی۔ اوسوقت مجمع میں سے کسی شریر کو عجیب شرارت کی سوجھ گئی۔ اوسنے نماز جنازہ کا اعلان کردیا۔ سادہ لوح دہقانی اوسکے دھوکے میں آگئے۔ اور ہزاروں آدمی نماز میں شریک ہوئے۔ مگر پھر دوا دوا نسی بالکل محترز رہے۔ اس خوفناک ڈاکو کی معدومیت منشی عبداللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر کی جس کارگذاری کا نتیجہ ہی جسکا کامل یقین ہے اونکو معقول صلہ ملیگا۔

احاطہ بنگال کے مشہور مقدمہ چھپرہ کے یورپین فریق اور کلکٹر کی کارروائی پر گورنمنٹ ہند نے بھی سخت ناراضی کا اظہار کیا ہے۔ اس مقدمہ کی روئیداد اکثر ناظرین کو فراموش نہ ہوئی ہوگی۔ ضلع مذکور کے ایک نائب کپتان پولیس نے ایک پولیس مین کو جو حصت پر گھر گیا ہوا تھا مٹی کی کھودائی کا کام نکرنے پر سخت زدوکوب کیا تھا اور پھر بعد میں اوسپر فوجداری میں مقدمہ دائر کرکے اوسے قید و جرمانہ و موقوفی کی سزا بھی دلوائی تھی۔ بنگال گورنمنٹ چونکہ تمام متعلقین کو پہلے واجب چشم نمائی کرچکی تھی۔ گورنمنٹ ہند نے صرف تحریری ناراضی کو کافی خیال کیا

ضلع پٹنہ میں طاعونی انتظام سے رعایا ایسی برافروختہ اور بدظن ہورہی ہے کہ ہر یورپین کو ڈاکٹر سمجھکر اوسکے درپے آزار ہوجاتی ہے۔ پچھلے ہفتہ تین گورہ سپاہیوں پر داناپور کے قریب بڑی سختی کے ساتھ حملہ کیا گیا۔ دو گورے تو کچھ لاٹھیاں کھاکر چھاؤنی کو جو دو میل کے فاصلہ پر تھی بھاگ گئے۔ تیسرا نہ بھاگ سکا۔ اور بلوائی اُسے ادھ موا کرکے چھوڑ گئے۔ ایسا ہی ایک واقعہ قریب ایک دن پہلے چند دیسی فوجی افسروں کی بیویوں کو جو گاڑی پر جارہی تھیں سخت بیعزت کیا گیا اور اونکے زیورات تار لیے گئے۔ دونو وقوعوں کے متعلق کئی ملزم پکڑے گئے ہیں۔ ۲۶ اشن سپر دہوئے۔

فوجی محکمہ کو پنجاب میں خچر خریدنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اب انگریزی سفیر متعینہ جنیوا سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا وہاں سے خچر دستیاب ہوسکینگے۔

دریا سندھ پر کوٹری کے متصل جو ریلوے پل تعمیر ہورہا تھا وہ ۱۷ اپریل کو آمد و رفت کے لیئے کھل گیا ہے۔ اس دریا پر یہ تیسرا ریلوے پل ہے۔ ایک بمقام اٹک۔ دوسرا بمقام سکھر ہے۔ چوتھا غالباً چند برسوں میں خوشحالگڈھ کے متصل بنجائیگا۔ کیونکہ کوہاٹ وبنوں وغیرہ سرحدی اضلاع میں بھی ریل کی تیاری دن بدن فوجی و سیاسی وجوہات سے زیادہ ضروری ہوتی جارہی ہے۔

مسٹر پارکر ۱۱ مئی کو پنشن لینگے۔ اونکی جگہہ سردست مسٹر ٹرنر بیرسٹر پنجاب گورنمنٹ کے لیگل ریمبرنسر مقرر ہوئے ہیں لیکن مستقل طور پر یہ عہدہ مسٹر راٹیگن کو چیف کورٹ کی ججی کے بعد اگست میں ملیگا۔ مسٹر پارکر وکالت کرینگے۔

انگلستان کا تجارتی بیڑہ اگرچہ تقریباً دنیا کے باقی تمام ممالک کے متفقہ تجارتی بیڑوں کے برابر ہے۔ مگر اس موقعیت کے ساتھ ہی اس خرابی سے جو بلحاظ وسعت و عظمت ایکطرح سے ناگزیر ہے اوسکی حالت بہت مخدوش سمجھی جاتی ہے کہ اوسکے ملاحوں میں اکثر غیر قوم یا غیر ممالک کی باشندے ہیں۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ باوجود علم اس خرابی کے دائرہ کے حتے الوسع کم کرنے کی کچھ کوشش نہیں کیجاتی۔ پچھلے دنوں ایک جہاز پر نہایت قیمتی اور ضروری سامان جنگ جنوبی افریقہ بھیجا گیا۔ اوسپر ۳۰ ملاح تھے جنمیں سے انگریزی رعایا صرف ۱۴۔ اور باقی اجنبی تھے۔ اور ان اجنبیوں میں ایک بوریہی تھا۔ ایسی صورت میں اوس جہاز کا جیسا کہ ایک انگریز نامہ نگار لکھتا ہے بخیریت منزل مقصود تک پہونچ جانا بیشک تعجب خیز ہے۔ یہی کیفیت انگلستان کے اور سینکڑوں تجارتی جہازوں کی ہے۔ انگریزی تجارتی بیڑہ میں اسوقت تیس ہزار کے قریب ہندی ملاح موجود ہیں۔ مگر بیڑہ کی عظمت اور ہندوستان کی آبادی کے لحاظ سے یہ تعداد کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ گورنمنٹ اور بہی خواہان ملک اگر ہندوستانیوں کو اس پروفیشن کیطرف توجہ اور رغبت دلائیں تو چند برسوں میں انگریزی بیڑہ اجنبی ملاحوں کی موجودگی کی خطرات سے کامل مخلصی پاسکتا ہے۔ مزید براں یہ فائدے علیحدہ رہے کہ مالکان جہاز کو اس سے لاکھوں کی بچت ہوجائیگی اور ملکہ معظمہ کی ہزارہا فاقہ مست رعایا کو روزگار ملجائیگا۔

برلن میں شاہی بنک کے پریسیڈنٹ کی صدارت میں قحط زدگان ہند کی امداد کے لیئے بڑا جلسہ ہوا۔ چار لاکھ مارک حاضرین نے چندہ دیا۔ اس تحریک کی بانی مبانی قیصر جرمنی ہیں۔

حیدرآباد کی خبریں مسٹر کرالی کنسٹرولر جنرل نے جو استعفاء دیا تھا اوسکے متعلق تو کوئی کارروائی ہوئی نہیں البتہ یہ سنا جاتا ہے کہ اون کی خدمات کچھ مدت کے لیئے اور مستعار لیجائینگی۔ جسکی منظوری حضور نظام نے دیدی ہے۔

افسوس ہے کہ ۱۲ اپریل ۱۹ کو مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی کے ۵۱ سالہ صاحبزادے کا انتقال ہوگیا۔ مہاراجہ صاحب سخت پریشان ہیں۔ اور بجودی کے عالم میں شہر سے چلے گئے ہیں۔

مسجد جعفری کا مقدمہ مولوی امین خان صاحب رکن عدالت العالیہ کے اجلاس پر چل رہا ہے۔ شیعہ اصحاب کی جانب سے دو بارسٹر کام کررہے ہیں۔ یہ مقدمہ بہت کچھ طول کھینچتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بعض لوگ یہ مقدمہ صرف پولیس کی کارستانی بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فریقین میں کوئی مخاصمت نہیں ہے۔ اعلیحضرت حضور نظام بقصد شکار شکارگاہ کو تشریف لیگئے ہیں۔

حیدرآباد کی فنانشیل حالت بالکل خراب ہے۔ دو کروڑ روپیہ کی ضرورت درپیش ہے۔ اور قرض لینے کی تجویز ہوئی ہے۔ (زمانہ بمبئی)

کلکتہ میں پچھلے ہفتہ آندھی سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ ایک بارک کی چھت گرپڑنے سے چھ سپاہی نیچے آگئے۔ سخت زخمی ہوئے اور دو مرد ہسپتال میں مردہ نکالے گئے۔ ۲۴ کو کولہاپور (بمبئی) کیطرف بھی آندھی سے مکانات مویشی اور انسانوں کا بہت نقصان ہوا۔ کلکتہ کے قریب نامعلوم بدمعاشوں نے ٹرین کو گرانے کے لیئے ایک شہتیر پٹری پر رکھدیا۔ جو ڈرائیور کی نظر پڑگیا۔ اور اوسنے ٹرین روک لی۔

طاعون کے متوفیوں اور بیماروں کی اوسط کراچی، کلکتہ و بمبئی وغیرہ میں تقریباً اوسقدر ہے جو پچھلے ہفتہ تھی۔ اضلاع جالندھر و ہوشیارپور میں اس ہفتہ بھی چند نئے دیہات اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں۔

ہندوستان میں فوجی افسروں کو چھٹی ملنے کی اجازت ہوگئی ہے۔ مگر کوئی افسر رخصت لیکر جنوبی افریقہ نہیں جاسکیگا۔ رنگون کے مشہور مقدمہ زنا بالجبر کے گورہ مجرم جن فوجی افسروں کی تساہل و اغماض سے سزایاب نہیں ہوسکے تھے۔ اونمیں سے بعض کو جبراً مستعفی کردیا گیا ہے۔ آٹھ سرغنہ مجرم اس سے پہلے ذلت کے ساتھ موقوف کئے گئے۔

لارڈ رابرٹس نے برسوں سے ہر قسم کی شراب کو مطلقاً ترک کردیا ہے۔ وہ اسکے عوض سرد چاء میں تھوڑا سا عرق لیموں ڈالکر پیتے ہیں۔ جو پیاس بجھانے میں بے مثل چیز ہے۔ اور مفرح بھی بدرجہ اولی کی ہے۔ بعض اہل الرائے

اسلامی خبریں

بالعالی نے تمام صوبوں کے گورنروں کو ہر قسم کی زرعی و معدنی پیداوار پیرس کی نمائش میں بھیجنے کا حکم دیا ہے نائب امیر البحر احمد پاشا نے دنیا کی تمام بحری طاقتوں کی بڑی بڑی جنگی جہازات کی جو ۱۱۵۶ نمونے بہت ہی چھوٹے پیمانہ پر خود کئی برسوں کی محنت میں تیار کر کے قاسم پاشا کی بحری بارکوں میں رکھی ہوئی تھی۔ وہ بھی پیرس کی نمائش میں بھیجی گئے ہیں۔

مدغاسکر کے مسلمانوں کو فرنچ گورنمنٹ نے یورپین اقوام کے مساوی حقوق عطا نہیں کئے تھے مگر اب اس قابل سرزنش تیور کو دور کر دیا ہے۔ لیکن افسوس اس فیاضی کی مقابل المعلوماتی کے بعد اب بیروت کے اخبار ثمرات الفنون کو یہی محض اسوجہ سے کہ اوسمیں اتحاد اسلامی کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا تھا۔ فرنچ مقبوضہ الجزائر میں ممنوع الدخل کر دینے سے اوسنے اپنے دعوئے آزاد خیالی اور آزاد منشی کو بہت کمزور کر دیا ہے۔

اٹلی کے قصبہ جنوا کے کارخانہ انسالڈو میں مرمت و درستی کے لئے جو چند ترکی آہن پوش ۱۸۹۹ء کے شروع میں بھیجے گئے تھے اونمیں سے ایک جہاز آثار توفیق پر اسلئے کام شروع نہیں کیا گیا تھا کہ بعد میں اوسے جرمنی کے قصبہ کیل کے کارخانہ سے مرمت کرانے کا ارادہ ہو گیا تھا۔ اس ارادہ کو اب قوہ سے فعل میں لایا گیا ہے۔ جہاز مذکور کے ملاح وغیرہ وہاں سے قسطنطنیہ سے کروزر ازمر پر جنوا بھیجے گئے تاکہ وہ آثار توفیق کو آبنائے جبرالٹر و انگلش چینل کی راستہ کیل لیجائیں۔ سلطان المعظم کے حکم سے نایب امیر البحر وان ہوف پاشا (جرمنی) بھی ازمر پر جنوا گئے ہیں۔ وہاں سے آثار توفیق پر کیل جائینگے۔

قسطنطنیہ میں قاعدہ ہے کہ جو نانبائی مقررہ وزن سے کم وزن کی روٹیاں بیچے اسکی روٹیاں ضبط ہو کر غربا میں تقسیم کر دیجاتی ہیں۔ اب ظاہر ہوا ہے کہ اکثر ضبط شدہ روٹیاں مستحقین کی بجائے ضبط کنندگان کی پیٹ میں چلی جاتی ہیں۔ اسکے تدارک کے لئے میونسپلٹی کسی مناسب تجویز و تدبیر کو سوچ رہی ہے۔

ہالنڈ کے سفیر خانوں تمام معاہدوں کی نقلیں جنیوا کی کانفرنس امن میں دستخط کئے گئے تھے بالعالی کو حوالہ کی ہیں۔

سلطنت عثمانیہ کی ایشیائی مقبوضات میں کثرت بارش سے جلہ وغیرہ اکثر دریاؤں میں طغیانی آجانے سے قصبات متصلہ میں جانداد اور فصلوں کا بہت نقصان ہوا۔ صرف دمشق شہر میں دریا کا پانی داخل ہو جانے سے تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

صوبجات بغداد و بصرہ میں تار کے سلسلوں کی ہر طرف توسیع کا کام بسرعت جاری ہے۔

بصرہ بغداد مجوزہ لاین کے راستہ کی دیکھ بھال کے لئے جو کمیشن جرمنی ماہروں کی ستمبر گذشتہ میں ایشیا کو چل گئی تھی وہ ۱۲ اپریل کو قسطنطنیہ واپس آگئی۔

نواب عماد نواز جنگ بہادر (حسن بن عبداللہ) کشنر کورگری بقول مشیر دکن عنقریب کابل کی سیر کرنے کے لئے تشریف لیجانے والے ہیں۔ نواب صاحب موصوف کی اس سیر و سیاحت کے لئے بتوسط حضور گورنر جنرل و ایسرائے گشور ہند عالی جناب امیر کابل سے اجازت چاہی گئی ہے۔ اجازت کو آتے ہی نواب صاحب موصوف کابل چلے جائینگے۔ امید ہے کہ اس طرز سے نواب صاحب موصوف اچھی طرح سیر و سیاحت کرینگے اور ریاست کابل کے حالات ترقی سے بخوبی آگاہ ہونگے۔

البرامکہ اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباس اور اسکے نامور وزرا یحییٰ فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانحعمری لکھی ہے۔ عربی فارسی تاریخ ادب اور اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہمراہ ان کے اسباب زوال برامکہ اور جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کے غلط واقعہ کی تحقیقات اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزو میں ختم ہوئی ہے کاغذ درجہ اعلے تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوب صورت پلیدا قیمت ۴ المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے لئے جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان صفحہ رجسٹر اخبار وکیل ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۸ محرم سنہ ۱۳۱۸ھ

منشی غلام مسعود حسین خانصاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست جگدلپور۔ ریاست بستر ضلع رائے پور ۵

بتفصیل ذیل مولوی احمد حسین خانصاحب پولیس انسپکٹر جگدلپور۔ بابو محمد صاحب فارسٹ رینجر سیونی۔ بچھی سوداگر پارچہ سیونی۔ عبدالواحد خان۔ سبحان خان۔ حاجی عبدالصمد۔ معلوم الاسم منشی غلام مسعود حسین خان خود

میزان کل

جلسہ تعزیت غازی عثمان پاشا مرحوم

پہلوان پلونا غازی عثمان پاشا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانان شہر جگدلپور کی ہمدردی و غمگساری غازی مرحوم کے خوشیوں اور اعلیحضرت امیر المومنین سلطان روم خلد اللہ ملکہ سے جنکو ایسے نامور مرد میدان کے انتقال سے صدمہ عظیم پہنچا ہے۔ بوساطت ترکی سفیر مقیم بمبئی بذریعہ ٹیلیگرام ظاہر کرنے کے لئے انجمن مذکورہ الصدر ایگزیکیوٹو ممبرونکا ایک شوریٰ ۱۳ ماہ حال اپریل میں قایم کیا گیا۔ حسب فیصلہ انتخابی کمیٹی اراکین انجمن کا ایک جلسہ عام ۱۵ ماہ رواں میں منعقد ہوا۔ جسمیں سراج العلما سید محمد مرصاد بادشاہ جدی قادری صدر نشین جلسہ قرار پائے۔ اس جلسہ میں علما مشایخ معززین شہر اور انگریزی تعلیمیافتہ مسلمان اور چند ہندو اور عیسائی وغیرہم بھی بکثرت جمع ہوئے۔

نواب مولوی حکیم میر محمد علیصاحب۔ حکیم محمد برہان علیخانصاحب المتخلص بہ وفا اور جناب منشی سید مخدوم صاحب نے قطعات تاریخ وفات غازی مرحوم پڑھے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آنریری سکرٹری جناب منشی عبدالظاہر صاحب نے انجمن کی انتظامی کمیٹی کے ان دو ممبروں یعنے بی رامیا صاحب بی اے۔ اور پادری تھاوا سیا صاحب سے جو اسوقت حاضر تھے۔ کچھ تقریر حسب حال کی درخواست کی جسکی تعمیل میں ہر دو مقرروں نے حاضرین کو تشفی بخشی۔ بعد ازاں اہل مجلس سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس جلسہ کی روئداد مع تاریخ وفات تاج الغزات سفیر روم مقیم بمبئی کی خدمت میں روانہ کیجائیں۔ غازی مرحوم کی حق میں دعائے مغفرت کیجانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا

ٹیلیگرام غازی عثمان پاشا ہیرو پلونا کے سے مرد میدان کیتا کے کھو دینے میں اہل اسلام نگلور کا درد دل ظاہر کرتے ہوئے تعزیت کا ٹیلیگرام بھیجا گیا۔

قطعات تاریخ وفات تاج الغزات عثمان پاشا غازی مرحوم مغفور از فکر شاعر شیرین زبان نواب مولوی حکیم میر محمد علیصاحب

اذ مات صاحب الکرم والشجاعۃ — من لن یری الانام نظیرہ الی الابد
الھمنی ملھم سنۃ انتقالہ — قد تبت الید ان من الدولۃ الا ید

دیگر

حیکہ عثمان پادشاہ غازی ۔ دار فانی سے ہو گئے معدوم
سر ہمت سے اون کی رحلت کی ۔ ہوئی تاریخ ۔ غازی مرحوم

از فکر شاعر شیوہ بیان حکیم محمد برہان علیخانصاحب وفا تخلص

کرد رحلت غازی عثمان پادشاہ عالی وقار — خاطر عاطر حور گردانید از دنیا دون
از سر افسوس ہاتف گفت تاریخ وفات — رفت سوئے لامکان انا الیہ راجعون

دیگر

غازی عثمان پادشاہ عالی وقار ۔ رفت از دار فنا سوئے قرار
از جدائی چشم تر بارید خوں ۔ غنچۂ دل بہر سالش شد فگار
گفت تاریخ از سر ہاتف وفا ۔ باد بجا در رحمت پروردگار

دیگر

سوا حسرت شیر شاہ ترکی ۔ دل عالم کہ ہے سوز و گدازی
کہا کوئی ہے کیا سال سیما ۔ ندا ہاتف دیا بولا ہجازی
پلٹنی سلطنت تھی روس کی ۔ ہوا ہوتا اگر عثمان غازی

از جانب شاعر شیوہ بیان ملک الشعرا حکیم محمد برہان علیخانصاحب وفا تخلص

عثمان پادشاہ چوں کردہ سفر زدنیا — تاریخ رحلتش شد ہجواں کہ بود عالش
وصفش چگونہ گویم ارزد ہمہ بندگی بس — غازی نامور من گفتم سن وصالش ۱۳۱۷
دیگر قوت بازوی سلطان غازی عثمان پادشاہ ۔ چنگے ہر تہ ہوں اگر کہی خود شہید وہ

---

۱ فہرست چندہ کی تصحیح کرتے ہوئے کاتب سے سہو ہو گیا تھا۔ اسنے منشی عبدالعلیم کی جگہ منشی عبدالمجید لکھدیا تھا۔ کاتم

[سال فوت آن شیخ وزور آور صد الم ÷ عضد دولت منشی عاصی کہا از روی جاہ]

جلالت مآب سلطان المعظم کے حکم سے ملکی اور فوجی مدارس ابتدائی و درمیانی تین برسوں سے دینی تعلیم لازمی قرار دیجا چکی ہے۔ اب حکم سلطانی سے اوسے فوجی طبی و انجینیرنگ کالج اور نیز فوج توپ خانہ کے کالج میں بھی لازمی کر دیا گیا ہے۔ اور صیغہ فوجی تعلیم کے وزیر کو تاکید کیگئی ہے کہ وہ ہر کالج میں اس تعلیم کے لیئے معقول مشاہروں پر قابل و فاضل استاد مقرر کرے۔ جو حقیقی تعلیم دینے پر قادر ہوں۔ یہ نہ ہو کہ اس تعلیم کو محض کھیل سمجھ لیا جائے۔ بالجملہ کوشش جلالت مآب سے اشاعت تعلیم کا کچھ کم سیال نہیں۔ اوسنے حال میں مکرر تاکیدی ہدایات نافذ کی ہیں کہ جن اوقاف کی اصلی مصرف معدوم ہو جائیں اونکی آمدنی کا صرف سررشتہ تعلیم مستحق ہے۔ ریشمی کیڑوں کی پرورش اور اونسے ریشم حاصل کرنے کے طریقے سکھانے کے لیے بھی بروصہ کے مدرسہ کے نمونہ پر تمام ولایات شاہانہ کے بڑے بڑے قصبوں میں خاص مدرسے جاری کیئے جانیکا حکم نافذ کیا گیا ہے۔ اس صنعت دیرینہ کے فروغ سے جو کئی برسوں کی بربادی کے بعد پھر کچھ عرصہ سے سنبھلا ہے حکومت و رعایا دونو کو بے اندازہ مالی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

سلطان المعظم نے وزارت ڈاک و تار کی درخواست پر سلطنت کے تمام ایسے قصبوں میں جہاں ابتک تار گھر موجود نہیں تار گھر قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ کئی برسوں کے بعد اب پھر دمشق سے براہ معان حجاز تک تار برقی کا سلسلہ قایم کیئے جانے کی تجویز کی خبر موصول ہوئی ہے۔ مگر اس ایذا دہی کے ساتھ کہ پہلے یہ سلسلہ پرائیویٹ چندوں سے قایم کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ اور کئی ہزار روپیہ ستونوں وغیرہ کے علاوہ جمع ہو گیا تھا۔ لیکن وہ رقم مطلوبہ سے بہت کم تھا۔ اب کی دفعہ خبر ہے کہ سلطان المعظم نے جیب خاص کی خرچ سے اس کام کو فی الفور شروع کر دینے جانیکا حکم دیا ہے۔ جس سے یقین ہوتا ہے کہ اب یہ کام معرض التوا میں نہیں پڑیگا گا خبر ہے کہ اسدفعہ بھی اکثر اصحاب ہم نے کئی ہزار چوبی ستون بسلسلہ کے لئے پیش کئی ہیں۔

سلطنت عثمانیہ میں یورپ سے ادویہ کی جسقدر شیشیاں داخل ہوتی ہیں اونپر فی بوتل ایک پائی محصول لیا جاتا تھا اب یہ محصول موقوف کر دیا گیا ہے۔ اس سے اسی ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی تھی۔

مصری اخبارات سخت شکایت کر رہے ہیں کہ مصری گورنمنٹ کے اس حکم سے حاجیوں کو راستہ میں بہت تکالیف اٹھانی پڑیں کہ کوئی مصری خدیویہ (انگریزی) کمپنی کے جہاز پر سفر نہیں کریگا۔ یہ جہاز پہلے مصری گورنمنٹ کے تھے۔ جسے انگریزی کمپنی نے اونکو خریدا ہے اونپر انگریز کپتان مقرر کر دئے گئے ہیں جو بحیرہ احمر کے بنادر کے قرب وجوار سے بخوبی واقف نہیں۔ اس ناواقفیت کی وجہ سے مصری حاجیوں کے تینوں جہازات کو سخت مشکلات اٹھانی پڑیں۔ پہلا جہاز تو نہر سویز سے گذر کر بندر طور کے پاس غرق ہی ہو گیا۔ حاجی جان سے تو بچگئے مگر سامان کا ایک ذرہ نہ بچایا جا سکا۔ دوسرا جہاز جسپر ۷۰۰ حاجی سوار تھے۔ سیدھا جدہ جانے کی بجائے ہفتوں سواکن اور مصوع کیطرف چکر لگاتا رہا۔ اور ابھی اوس نواح میں تھا کہ مرمت طلب ہو گیا۔ تیسرا جہاز جدہ پہنچ کر حاجی اتار کر جب ینبوع سے اور حاجیوں کو لینے کے لیئے اُدھر گیا تو ینبوع کی قریب ایک چٹان سے ٹکرا کر بیکار ہو گیا۔ مگر مصری گورنمنٹ کو ان واقعات سے کچھ عبرت نہیں ہوئی۔ ورنہ وہ انہی دنوں ایک اور چھوٹا سا جنگی جہاز اس کمپنی کو پانچ تین ہزار پونڈ پر پردہ فروخت نہ کر دیتی۔ متذکرہ صدر اشد مصائب کے علاوہ جہازوں پر سوار ہوتے وقت اور سوار ہو جانے کے بعد حاجیوں سے انہی اخبارات کی روایت ہے کہ جہازوں کے بدتر سلوک

مرقع تصاویر سلاطین عثمانیہ

سلطنت علیہ عثمانیہ جو قریبا چھ سو برس سے حکمران ہے اور اسوقت روئے زمین کی تمام اسلامی سلطنتوں سے بڑی اور ترقی یافتہ سلطنت ہے۔ اسکے تمام بادشاہوں کی اصلی تصویریں استنبول کے شاہی کتب خانہ میں موجود ہیں۔ اور سلیم افندی فارس مالک اخبار الجوائب کے اہتمام سے ہر تصویر کا عکس بہت عمدگی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ورق پر اٹھا کر کل تصویریں ایک جلد میں مرتب کیگئی ہیں۔ تصویروں کی عمدگی اور عکس کی صفائی قابل دید ہے۔ تصویریں حسب تعداد سلاطین شمار میں ۳۲ ہیں۔ اور طلائی جلد نہایت اعلے درجہ کی بندی ہوئی ہے۔ بہت چند نسخے خاص طور پر استنبول سے منگوائے ہیں قیمت فی نسخہ ۵ روپیہ درخواست آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگا۔ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر۔

کیا گیا۔ مصر سے کل تخمیناً ہزار حاجی (زن و مرد و بچہ) اس سال حج کو گئے۔

شام کے علاقہ حوران میں بصوص حراک ایک جامع مسجد حضرت عمرؓ نے تعمیر کرائی تھی۔ اسی کے متصل مواضع بصری الحریر اور مقام الحریری میں حضرت الیسعؑ پیغمبر اور اون کی والدہ کے مزار ہیں۔ یہ تینوں عمارتیں مرمت طلب ہو گئی ہیں۔ جسکی اطلاع ملنے پر جلالت مآب نے جیب خاص سے انکی درستی کا حکم صادر کیا ہے۔ بیت اللہ شریف کیلئے خلیفۃ المسلمین نے ایک بیش قیمت بساط ارسال کی ہے۔

عثمانیہ ڈاکخانوں میں بھی آخر یورپین طریق پر منی آرڈر بھیجے جانے کی تجویز منظور ہو گئی ہے۔ پہلے فرستندہ کو حسقدر روپیہ بھیجنا مقصود ہو پہلے رسید بنا کر بھیجنا پڑتا تھا۔

ولایت آیدین کے قصبہ ایاسلوغ کے قریب وجوار سے آثرین مصرین نے آثار قدیم کے چالیس صندوق جمع کئے ہیں۔ جنکے بطور ہدیہ قیصر آسٹریا کی خدمت میں بھیجے جانے کی اجازت سلطان المعظم نے عطا کر دی ہے۔

سلطان المعظم کی تخت نشینی سے پہلے یہ قدیم خزانے یورپین لوگوں کا ملک سمجھے جاتے تھے۔ ٹرکی میں ایک چیز نہ رہنے پاتی تھی۔ جلالت مآب نے اسکی سخت ممانعت کر کے دارالخلافہ میں ایک بڑا عجائب خانہ آثار قدیمہ کا قایم فرمایا اوسوقت سے بعد خاص سلطانی اجازت کے بغیر اس قسم کی کوئی چیز سلطنت سے باہر نہیں جا سکتی۔ ان عجائبات قدیمہ اور اونکی نگہداشت وغیرہ کی مفصل کیفیت کتب حالات قسطنطنیہ اور ترکوں کی موجودہ ترقیات میں درج ہے۔

غازی عثمان پاشا کے متعلق ۶ اپریل تک کے یورپین اخبارات میں جو اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں موصول ہوئی۔ کوئی نئی خبر درج نہیں۔ البتہ مصری اخبار اللواء مورخہ ۶ اپریل میں رائٹر ایجنسی اور ہاوس ایجنسی کے تار چودہ اپریل کو قسطنطنیہ سے بھیجے گئے۔ اس مضمون کے درج ہیں کہ غازی ممدوح استقبال فرما گئے ہیں۔ اور کامیاب حادثہ محزونہ سے تمام شہر میں کہرام برپا ہے۔ اسکے برعکس خاص قسطنطنیہ کے اخبار المعلومات مورخہ ۲ اپریل میں درج ہے۔ صاحب الدولت غازی عثمان پاشا صحتیاب ہو گئے ہیں۔ اور وہ جلالتمآب کی خدمت میں اوس التفات شاہانہ کا شکریہ ادا کرنے کے لیئے حاضر ہوئے۔ جو بدوران علالت اونکے حال پر مبذول فرمائی گئی تھی۔ ایسی کامل صحت کے بعد یکبارگی تیسرے دن وفات کی خبر کا مشتہر ہو جانا باوجود اس یقینی علم کے انسان کی ہستی کا کچھ اعتبار نہیں ضرور کسیقدر شبہ پیدا کرتا ہے۔ بیروت اور طرابلس کے اخبارات مورخہ ۷ اپریل میں وفات کی کوئی خبر درج نہیں ہے۔

جامع ازہر میں دو برس سے علوم جدیدہ کی تعلیم کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ بعض صرف علوم و فنون جدیدہ کی تعلیم پاتے ہیں اور کئی انکے ساتھ چند علوم دینیہ میں بھی۔ پچھلے مہینے کل جماعتوں کا امتحان ہوا۔ صرف علوم جدیدہ کے ۱۴ طلبا نے امتحان دیا جسمیں سے چھ نے آخری امتحان پاس کیا۔ ۲۴ بالائی جماعتوں میں ترقی پائے اور ۱۱ فیل ہوئے جو ان علوم کی تعلیم نہ پاتے ہوتے۔ مگر اونکا امتحان دیا اونکی تعداد ۲۲ تھی۔ جنمیں سے صرف ایک پاس ہوا اور دس کو ترقی ملی فقہ و فرائض کا امتحان ۳۵۷ طلبا نے دیا جو علوم جدیدہ کی تعلیم پاتے ہیں اور ۱۷۷ دوسرے لڑکوں نے۔ اول الذکر میں ۱۹۸ پاس ہوئے۔ اور دوسری شق کے ۱۷۔ اسطرح باقی علوم عربیہ و دینیہ میں جدید تعلیم پانے والے دوسری شق کے طلبا پر فایق رہے۔ اس نتیجہ کو دیکھکر منتظمین نے کل ابتدائی جماعتوں میں حساب و ہندسہ اور جغرافیہ وغیرہ علوم کی تعلیم کو لازمی کر دیا ہے۔

ترکی سرکاری کارخانہ طربوش میں جدید آلات اور کلوں کے آجانے سے اب بیس ہزار ٹوپیاں یومیہ تیار ہونے لگ گئی ہیں۔

بیت المقدس میں افغان پناہگزینوں کی رہایش کے لیئے صیغہ اوقاف نے تکیہ قادریہ کی توسیع و درستی کا حکم صادر کیا ہے۔ رومانیا سے جیسے پچھلے مہینہ ایک جہاز تین سو پچاس یہودی مہاجرین لیکر قسطنطنیہ کے بندرگاہ میں داخل ہوا۔ تو جلالتمآب نے اونمیں تقسیم کیئے جانے کے لیئے چرکس محمد پاشا یاور کے اہتمام پر ایک معقول رقم ارسال فرمائی۔ اس شاہانہ عطیہ سے یہودیوں کی تمام کلفت دور ہو گئی۔ اور سب نے یکزبان ہو کر حضرت ممدوح کی درازی عمر کے لیئے دعا مانگی۔

جرمنی کے ایک پروفیسر علوم طبقات الارض و پیمایش بطری کو ترکی وزیر معادن و زراعت و بنگلات کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ ایشیا کوچک میں معادن کی دریافت کے لیئے جو جرمن پروفیسر پچھلے سال ایک مہینہ کے آئے

لایا گیا تہا وہ میعاد ختم ہونے پر واپس چلا گیا ہے۔

دجلہ میں طغیانی آنے سے مارچ کے اخیر میں بغداد کو صرف مضافاتی قصبات کاظمیہ اور اعظمیہ میں ایک ہزار سے زیادہ مکان گر گئے۔ دریا کا پانی توڑ کر شہر میں داخل ہو گیا۔ جس سے جان و مال کا بے اندازہ نقصان ہوا

جنرل احمد علی پاشا یاور سلطانی و مہماندار مہمانان جلیل المرتبت کی صاحبزادی کا عقد مباہ گذشتہ علم عالم آفندی کے قاسم صیغہ بیت المال کی ایک عہدہ دار کے لڑکے سے ہوا۔

صوبہ موصل میں کمیشن اصلاح نے سرقہ سویلی اور راہزنی کا معقول انتظام کرنے کے ساتھ ہی اور بھی کئی مفید اصلاحیں نافذ کی ہیں۔ جنسے اس کردستانی علاقہ کی خوشحالی کی پھر عود کر آنے کی کامل توقع ہو گئی ہے۔ دجلہ کی طغیانی سے اس علاقہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔

سالونیکا کے قریب سیلاب سے جو ایک ریلوے پل بہ گیا تہا اوسکی از سر نو تعمیر ختم ہو گئی ہے۔ پہلے میں پانچ پل پائے تہے۔ اب صرف تین رکھے گئے ہیں۔ تاکہ پانی کا زیادہ زور نہ پڑے۔ اسپر ۳ سو ٹن وزنی لوہا مالیتی ۲۳ ہزار پونڈ صرف ہوا ہے۔ درمیانی کو تھی دریا کی تہ سے سو گز نیچے تک غرق کیگئی ہے۔ پانچ کی وسط میں ایکسو نہایت خوبصورت البانوی بہیڑیں سالونیکا راستہ جلالتمآب کی حضور پیش کیے جانے کے لیئے بہیجی گئیں بہیڑوں کی پرورش کی روزگار کو اس صوبہ میں روز افزوں فروغ ہو رہا ہے۔ یہاں سے ہر سال صرف قسطنطنیہ کو دو لاکھ بہیڑیں بہیجی جاتی ہیں۔ سلطنت کے دیگر حصص اور یونان کو جو جاتی ہیں وہ علحدہ رہیں۔ صوبہ سالونیکا اور البانیا میں ریشمی کیڑوں کی پرورش کو فروغ دلانے کے لیئے بروصہ سے ایک لاکھ شہتوت کے درخت منگوا کر کاشتکاروں میں مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔

بالبعالی اور یونان میں یونانی ریلوے لاین لاریسہ کو ترکی لاین سالونیکا مناسطر سے ملانے کے لیئے قرارداد ہو گئی ہے فریقین میں قونصلی معاہدہ ابہی عمل نہیں ہوا تاہم وزارت عظمے نے تمام گورنروں کو حکم بہیجدیا ہے کہ یونانی رعایا مقیمہ ترکی ہی بھی برابر ترکی رعایا کیطرح پیشہ ورانہ اور جایداد کی ٹیکس وصول کیئے جائیں۔ مہاجرین کی امداد کے لیئے جو زائد ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اوسکے حساب کتاب کے لیئے وزارت مال میں ایک نیا دفتر پانچ ہزار پیاستر ماہوار کے خرچ پر قایم کیا گیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی ڈوچوں نے بویروں کی امداد کے لیئے پانچ لاکھ روپیہ جمع کر کے ایک فوجی شفاخانہ مع لوازمات جنوبی افریقہ روانہ کیا۔ جسکے ساتھ بیوقوفی سے انہوں نے کچھ سامان جنگ بھی بہیجدیا۔ اس حماقت کا یہ نتیجہ ہوا کہ اب اونکا ہسپتال مع کل سامان ڈربن میں ضبط شدہ پڑا ہے۔

روس کے تجارتی بیڑہ میں اسوقت کل ۷۶۵ دخانی اور ۲۱۴۳ بادبانی جہاز ہیں۔ اول الذکر جو سب کے سب ممالک غیر کی ساخت ہیں تین لاکھ ٹن وزن کے اور بادبانی جو ملکی ساخت کے ہیں اڑہائی لاکھ ٹن سے کچھ زیادہ وزن کے ہیں۔ بادبانی جہازوں کی مالیت ڈیڑہ کروڑ اور دخانی کی سوا نو کروڑ روبل اندازہ کیگئی ہے۔ پچھلے سال ۱۵۹ دخانی اور ۶۴ بادبانی جہاز اضافہ ہوئے۔ انگریزی تجارتی بیڑہ سے روسی بیڑہ اور ایک کی بھی نسبت نہیں رکھتا۔

سلطنت عثمانیہ کی کمپنی اجارہ دار فروخت تنباکو کو ۱۸۹۹ء میں سال ماقبل سے ڈیڑہ لاکھ پونڈ زیادہ خالص نفع ہوا۔ اس کمپنی کے حصہ دار بھی عموماً یورپین اور زیادہ تر انگریز ہیں۔ قومی قرضہ کی منتظمہ کونسل کو ۱۸۹۸-۹۹ء میں سال ماقبل سے ۲۷ ہزار پونڈ اور ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں سال ماسبق سے پچاس ہزار پونڈ زیادہ آمدنی ہوئی۔ سن گذشتہ میں وزارت تعلیم نے سلطنت عثمانیہ کے مختلف صوبوں میں ۴۷۲ نئے ابتدائی مدرسے قایم کیے اور ۲۰۶ پرانے مدارس کے لیئے جدید عمارت تیار کرائی۔ وہ درمیانی و اعلے یا صنعتی مدارس جو سرکاری خرچ سے یا چند دن سے جاری ہوئے ان سے علحدہ ہیں۔

ایشیاء کوچک کے قصبہ سوکہ کی ایک مسلمان خاتون ہوشیار خانم نے ۸ ہزار روپیہ اسلیئے دیا ہے کہ اوس سے زمین[1] تیار کر دیا ہے۔ تین ہزار روپیہ فقرا مدینہ میں تقسیم کیے ہیں۔ ایسقدر رقم اپنے شہر کی دو مسجدوں پر اور اڑہائی ہزار روپیہ کی زمین خرید کر ایک مدرسہ کو وقف کی ہے۔ قصبہ قسطمونی میں لڑکیوں کے لیئے ایک صنعتی مدرسہ کہولا گیا ہے۔ قاری ہاتی سکہانے کے لیئے صوبہ کے مترجم توفیق آفندی کی صاحبزادیاں مقرر کیگئی ہیں۔

بلگیریا کے مسلمانوں پر ظلم۔ صوبہ مذکور کا ایک ترکی اخبار راوی ہے کہ بلغاری پارلیمنٹ اور حکومت نے اعلانیہ مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنے اور ایذا پہونچانے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ پارلیمنٹ نے جسمیں مسلمان ممبر

---

[1] خریدی جائداد اوس کا فائدہ مدینہ منورہ کے اوس کنوئیں پر پہنچ ہوتا ہے جو اوس نے

گو اونکی آبادی ریاست میں چہہ لاکھ یعنی ایک چہارم کے قریب ہے محض برائے نام ہیں۔ یہ قانون منظور کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اتوار اور مسیحی تیوہاروں کے دن عیسائیوں کیطرح دکانیں بند کرنی پڑینگی۔ مزید برآں اوسنے یہ تجویز بہی منظور کر لی ہے کہ عاصکوئی کی جامع سنان پاشا کو گرجہ بنا دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ پرنس فرڈیننڈ نے بہی دونو تجویزوں کو منظور کر لیا ہے۔ ترکی اخبارات اپنی گورنمنٹ کو اس معاملہ سے اغماض نکرنے کی سخت تاکید کر رہی ہیں۔

آسٹریا کی مہذب گورنمنٹ بوسینا کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کر رہی ہے۔ وہ بہی اب دنیا سے مخفی نہیں رہ گیا مگر افسوس یورپ یا امریکہ کے کسی مدعی تہذیب و انسانیت کو اب تک ان سیہ کاریوں پر معترض ہونے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اکثر یورپین ممالک میں مسلمانوں یا یہودیوں پر ہی ناواجب سختی نہیں ہو رہی بلکہ بعض کی عیسائی رعایا بہی تنگ آ گئی ہے۔ چنانچہ آسٹریا کی دو سو اور رومانیا کے تین سو عیسائی خاندانوں نے عثمانیہ ممالک میں ہجرت کر آنے اور عثمانیہ رعیت بننے کی اجازت مانگی ہے۔

کتب عربیہ مطبوعہ مصر و استنبول۔ مصر بیروت اور استنبول کے علما اور تاجروں نے عربی زبان کی کتب قدیمہ اور جدیدہ کی چہاپنے میں جو کوشش کی اسکا حال اسلامی دنیا سے مخفی نہیں لیکن بعد مسافت اور قلت مراسلت اور بالخصوص تاجروں کی کمی آمد و رفت کی باعث ہر قسم کی ضروری سہولتیں جو شائقین کیلئے ضروری ہیں تک حاصل نہیں ہوتیں نتیجہ اسکا یہ ہے کہ بیشمار عمدہ عمدہ کتابوں کے مطالعہ سے ہمارے ملک کے اہل علم مستفید نہیں ہو سکے۔ ہمارے دوست حافظ عبدالرحمن صاحب نے گزشتہ سال جو بلاد اسلامیہ کی سیر و سیاحت میں صرف کیے اور وہاں سے ایک عمدہ ذخیرہ چہاپہ شدہ علمی کتب قدیمہ و جدیدہ کا ہمراہ لائے ہیں۔ اپنے زمانہ سیاحت میں اُن ممالک کے تاجروں سے دوستانہ کا سلسلہ تسلی بخش قایم کر لیا ہے اور انکے مشورہ سے یہ اعلان شایع کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو مصر بیروت اور استنبول کی کوئی چہاپہ شدہ کتاب درکار ہو ہمیں اطلاع دیں کتاب مذکور اگر بہت جلد اور بکفایت منگوا دیجائیگی ان ممالک کی چہاپہ شدہ کتابیں جو اوقت بغرض فروخت ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کی فہرست وقتاً فوقتاً اخبار ہذا میں شایع ہوتی رہیگی۔

بقیہ اشاعت اخبار مطبوعہ ۲۲ اپریل ستہ ۱۹۰۰

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کس مضمون میں ہے	قیمت بلا محصول ڈاک
۲۱	مجانی الادب چہ جلد میں	بیروت کی تازہ تالیف	علم ادب	۵
۲۲	شرح مجانی الادب تین جلد میں	〃	〃	۵
۲۳	علم الادب انشا و عروض و خطابہ کی	〃	〃	۷
۲۴	مقالات مشاہیر عرب دو جلد میں	〃	〃	۷
۲۵	کتاب المعین برائے شاگرد و استاد ۲ جلد میں	〃	〃	۴
۲۶	سر النجاح ترجمہ سلف لہپ	〃	〃	۴
۲۷	کلیلہ و دمنہ با اعراب	ابن مقفع	〃	۴
۲۸	شرح دیوان بن فارض	بیروت کی تازہ تالیف	〃	۴
۲۹	کنز الراغب فی منتخبات الجوائب	احمد آفندی	〃	۷ فی جلد
۳۰	نثار الازہار فی اللیل و النہار	ابن منظور افریقی	〃	۴
۳۱	الشہاب فی الثقب و الشہاب	شریف مرتضے	〃	۴
۳۲	سبعہ عشرہ رسالہ	ائمہ عربیت	〃	۴
۳۳	ادب الکاتب	ابن قتیبہ	〃	۴
۳۴	جمہرۃ اشعار العرب	مجموعہ ۴۸ قصائد جاہلیت و اسلام	〃	۷
۳۵	عقد فرید	ملک السعید	〃	۱۲
۳۶	ادب الدنیا والدین	اوردی	〃	۴
۳۷	البیان والتبیین	جاحظ	〃	۷
۳۸	دیوان جریر	جریر	〃	۱۴
۳۹	رسایل وطواط	وطواط	〃	۱۴
۴۰	کامل	مبرد	〃	۱۴

تار کی خبریں

لنڈن ۱۸ر اپریل) ڈنبر ابتک محصور ہی۔ مگر دشمن نیم دلی سے حملہ کر رہا ہی اوسے اپنے خطوط مواصلات کا اندیشہ ہی ہماری فوج دو طرف ہی از جانب روڈ ریسبرگ جنرل رنڈل کو زبردست اور روکسول ہی جنرل بلر ہائنٹ وہائٹ کو زبردست کمک کو بڑھی جارہی ہی ۔ روکسول پر ہماری فوج نے دوبارا ۱۵ر اپریل کو قبضہ کرلیا ۔ ہوئر پہلے سے چلدیہ ۔ وہاں کئی باغی پکڑے گئے ۔ طوفانوں اور بارش کی کثرت کی باعث بہہ دستی جلد پیشقدمی نہیں کرسکے ۔ مگر امید ہی کہ اونکی موجودگی کا جلد فایدہ بخشر اثر پڑیگا ۔ مقام کن ہارٹ کے قریب دوسو بوئیرون نے ۱۳ر کو مقام ڈپاس بورٹ پر بڑی شدت سے ایک انگریزی دستہ پر حملہ کیا ۔ ہمارے تین اور دشمن کے بہت سے ضایع ہوئے ۔ میفکنگ میں ۱۱ رنک خیریت تھی ۔ ۱۵ر کو بوئیرون نے وپنر پر حملہ کرکے لڑائی کو ایک گھنٹہ جاری رکھا ۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۱ر ڈویژنون کے کمانڈر از سر نو مقرر کئی ہیں ۔ عموماً پہلے کمانڈر بحال رہے ہیں ۔ میفکنگ کے بوئر محاصرین میں سے کئی بوئر محصورین سے دوستانہ تعلق رکھتے ہین ۔ ڈیوک آف ماربرو لارڈ رابرٹس کا اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری مقرر ہوا ہے ۔ ٹائمز نے اس تقرر کو پسند نہیں کیا ۔ بوئر زیادہ تر رسد کی تلاش میں جنوب کو آئے ہیں ۔ افواہ ہی کہ جنرل وارن بھی میدان جنگ سے واپس بلالئے جائینگے ۔ لارڈ لابرٹس کی اعتراضات اور صاف بیانی کو بہت پسند کیا ہی ۔ بوئر پریسیڈنٹوں نے کیپ کولونی کے ڈچ باشندون کو بغاوت پر اُبھارنے کے لئے پرجوش اشتہار شایع کئے ہیں ۔ **(۱۹ر اپریل)** کثرت بارش سے فری سٹیٹ میں ہر داری کا انتظام بگڑ رہا ہے ۔ مگر دوسری طرف قلت آب کی شکایت جاتی رہی ہی میدان جنگ کے فوجی ہسپتالوں میں دو ہزار آدمی انگریزی فوج کے بیمار پڑے ہیں ۔ بوئرون نے جنرل گیسرنگٹن کی فوج پر جو بیرا سے جائینگی حملہ کرنیکے لئے رہوڈیسیا کیطرف ایک دستہ روانہ کیا ہی ۔ بوئر وکلا ابھی تک ہاگ میں ہیں وہاں انہوں نے ہالینڈ سے ملاقات کی ۔ عام خیال ہی کہ اونکو اپنی مدعا میں کامیابی نہیں ہوئی ۔ کوئی طاقت مداخلت کرنے پر آمادہ نہیں ہوئی نٹال کے شمال میں ۱۵ ہزار بوئر فوج انگریزی پیشقدمی کے مقابل انتظار میں مقیم ہے ۔ **(لنڈن ۲۰ر اپریل)** وپنر کے گرد دس ہزار بوئر فوج ہے ۔ لیڈی رابرٹس بلوم فونٹین پہنچگئی ۔ نیز نٹال سے جنرل ہنٹر ۔ گھوڑوں اور ساز سامان کے پہونچ جانے سے لارڈ رابرٹس اب بالکل تیار ہوگئے ہیں ۔ ضلع کمبرلی میں ملکیوں کو بغیر سند ہتھیار رکھنے کی ممانعت کردیگئی ہی ۔ اور باغیونکو تمام کارآمد اسلحہ حوالہ کردینے کا حکم دیا گیا ہی ۔

پرتگالی وزیر کا بیان ہی کہ پیرا کے راستہ انگریزی قوم کے گذرنے پر بوئر ریاستوں کو سوائے کسی اور طاقت نے اعتراض نہیں کیا ۔ پرتگال بروے معاہدات اجازت دینے پر مجبور تھا ۔ افواج کی نقل وحرکت کی وجہ سے خبروں کی بندش پہر سخت کردیگئی ہی ۔ فری سٹیٹ کو تمام مفتوحہ حصہ پر جنرل برٹی مین گورنر مقرر کئے گئے ہیں ۔ شہزادہ ولیعہد جب کوپن ہیگن سے لنڈن کو واپس آرہے تھے ۔ راستہ کی ایک اسٹیشن مین فیصر جرمن اون سے اچانک آکر ملے ۔ وہ صرف مبارکباد کہنے کے لئے آئے تھے ۔

بغاوت اشانٹی اکرا سے اور فوج اشانٹی بھیجی گئی ہی ۔ گورنر ہاگسن نے تار دیا ہی کہ دیگر قبایل بھی باغی ہوئے چلے جاتے ہین ۔ جلد کمک بھیجی جائے ۔ وفادار قبیلہ پر باغیون نے حملہ کرکے پانسو وفاداروں کو قتل کیا ۔ ۱۲ر کو خبر آئی کہ کوماسی کے قریب سخت لڑائی ہوئی ہے ۔ **(۲۱ر اپریل)** سوم وہشتم ڈویژن ۱۹ر کو مقام ڈی ولس ڈارپ سے چند میل کے فاصلہ پر مقیم ہوئے ۔ جسے بوئر خفیف سے آتشباری کے بعد خالی کرگئے ۔ ڈی ولس ڈارپ بلوم فونٹین اور وپنر کی سڑک پر اول الذکر سے تخمیناً چالیس اور دوسرے بیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔ وکیل) ۔ ان دونوں ڈویژنوں کی ۲۰ر کو بمقام ڈی ولس بوئرون سے پہر لڑائی ہوئی ۔ جو زیادہ تر توپوں سے کی گئی ۔ بوئرون کا مورچہ خوب مضبوط ہیں ۔ وپنر کے گرد بوئر دستے بلا تکلف نقل وحرکت کررہے اور جدہر جدہر سے انگریزی کمک کے آنیکی امید ہو اودہر کو جارہے ہیں ۔ محصورین پر وہ گاہ گاہ آتشباری کرتے رہتے ہیں ۔ محصورین کچھ جواب نہیں دیتے ۔ بوئرون نے محصورین کے مویشی پکڑلئے ہیں ۔ ۲۱ر کو بمقام ڈی ولس فریقین میں سخت لڑائی ہوی ۔ ۲۰ر کی لڑائی میں ہمارا ایک افسر اور نو آدمی زخمی ہوئے ۔ لارڈ میتھوان کی فوج جب بوشوف کوپ رہی تھی تو دو ہزار بوئرون نے اوسپر بڑی تندی سے حملہ کیا مگر بہ نقصان کثیر پسپا کردئے گئے ۔ عام افواہ ہے کہ جنرل گلئے گر کیطرح جنرل وارن ۔ جنرل بلر اور لارڈ متھوان بھی واپس بلالئے جائینگے ۔ مگر یہہ افواہ درست بمشکل ثابت ہوگی ۔ امریکہ وکیپ کولونی میں لارڈ رابرٹس کی صاف بیانی کو بہت پسند کیا گیا ہی مگر بعض کی راے میں لارڈ موصوف کو مراسلوں کو خفیہ رکھنا مناسب تھا ۔ تاکہ فوج میں اپنے افسران کیطرف سے بے اعتباری پیدا ہونیکا احتمال نہ ہوسکتا ۔ کئی مشتبہ اشخاص جاسوسی اور اسلحہ چھپانے کے جرم میں سرسری تحقیقات کے بعد جلاوطن کردئے گئے ہیں ۔ جنرل کیرنگٹن جو بیرہ اور رہوڈیسیا کے راستہ بھیجے گئے ہیں ۔ تخمیناً ۲۴ر مئی تک میفکنگ پہونچینگے ۔ لارڈ رابرٹس نے محصور کرنیل ہال سے تار تک اخت برقرار رہنے کی التجا کی ہی ۔ ایک ایجنسی کا خلیفہ بیان ہی کہ گورنمنٹ ٹرانسوال نے اسے جو ہانسبرگ کی پچیسوں معاملہ طلاکی ڈینامائٹ سی اُڑادینے کا انتظام کرچھوڑنیکی ہدایت کی تھی چنانچہ اسوقت دس کا لونمیں ڈینامائٹ بنا رکھا جاسکتا ہے ۔ جو بشرط ضرورت ایک لخطہ میں اڑادیجاسکینگی ۔ کانوں پر اب سرکار کیطرف سے نہزار آدمی نوہزار روپیہ ماہوار پر کام کرایا جارہا ہے ۔ اوسا ہوا رنوی ہزار اونس سونا (یعنی تخمیناً ساڑھے لاکھ روپیہ) برآمد ہورہا ہی ۔ مسٹر سیسل رہوڈس نے فری سٹیٹ کی پارلیمنٹ میں کہا کہ انگلستان نے بوئر قیدیوں سے ایسا وحشیانہ سلوک کیا ہی کہ اگر ہم انگریز قیدیوں کو کانفرنس کی تعمیل میں بند کردیں تو حق بجانب ہونگے ۔ آج ولایت سے ۵ ہزار فوج لیکر کیپٹاؤن اور ڈربن کو گئی ۔

شاہ ایران باکو ۔ وارسا ۔ برسلا ۔ بیڈن ۔ پوسین ہوتے ہوئے ۱۶ر جولائی کو سینٹ پیٹرزبرگ ۲۳ر کو برلن ۲۸ر کو پیرس ۱۶ر اگست کو لنڈن ۱۷ر کو برسلز ۔ ۲۱ر کو ہاگ ۔ ۲۴ر کو وایانا اور ۹ ستمبر کو قسطنطنیہ پہونچینگے ۔ اور ۲۹ر ستمبر کو اپنے ملک میں رونق افروز ہونگے ۔ کوشش کیجارہی ہی کہ شاہ موصوف کا پروگرام کی تاریخ سے دس دن پہلے لنڈن تشریف لاوین کیونکہ اگست میں وہاں موسم عموماً اچھا نہیں ہوتا ۔

اشانٹی میں کمک کا پہلا حصہ پہونچ جانے سے حالت کسیقدر سنور گئی ہے ۔ علاوہ گمن باغیوں کی بغاوت کی خبر درست نہیں ۔

ملکہ معظمہ نے آج ڈبلن کی پارک میں دس ہزار بحری فوج کا پریڈ دیکھا ۔

لنڈن ۲۲ر اپریل ۔ ایلانڈر گیٹ (نٹال) میں کل سارا دن متفرق لڑائی ہوتی رہی ایک ہزار بوئر ریاست کی پل ہوگذر کر ایک چوٹی پر قابض ہوگئے لیکن ہمارے گھوڑچڑھ ہونکے آگے بڑھنے پر پیچھے ہٹ گئے ۔ اسکے بعد بوئر توپون نے گولہ باری کی ۔ جنرل بلر کے ڈویژن کی ۱۸ر کو بھی بوئرون کی ساتھ ڈی ولس میں لڑائی ہوئی دشمن ثابت قدمی سے آگے بڑھتے ہوئے ۔ اسی تاریخ بوئرون نے وپنر پر سخت گولہ باری کی ۔ جنرل برابانٹ روکسول سے بشمین کو پہنچگئے ہی جو وپنر سے بیس میل جانب جنوب ہے ۔ جہان ۲۲ر کو فریقین میں سخت لڑائی ہوئی **(۲۳ر اپریل)** کلکتہ کو ایک اخبار کو خبر آئی ہی کہ بوئر سفارت کو یورپ میں مطلقاً کامیابی نہیں ہوئی اور اسکی ارکان آپسمیں اور نیز ڈاکٹر لیڈز کی ساتھ لڑجھگڑ رہے ہیں ۔ مسٹر رہوڈس لنڈن سے ہر جنوبی فریقہ کو روانہ ہوگیا ہی ۔ ۱۲ کو بوئرون نے جنرل رنڈل کی سینہ کو گھیری میں لینے کی کوشش کی مگر سوارون نے دیکھ لیا اور گولہ باری کرکے دشمن پیچھے ہٹا دیا گیا اکثر بوئر جنوب کو دیہ بڑھی جارہے ہیں ۔ بوئرون کی جمعیت ۔ ٹائمز کو اوسکا نامہ نگار لکھتا ہی کہ ایک وقت دو بوئر ریاستوں کے ایک لاکھ پانچ ہزار دو سو آدمی میدان میں تھے ۔ اسوقت بھی اونکی جمعیت اسی ہزار کی ہی ۔ فوجکی

رجسٹر انگلستان کو دھوکہ دینے کیلئے عمداً غلط مرتب کئے گئے تھے۔ نٹال کی سرحد پسپان کوپ میں جو فوج شریک ہوئی تھی۔ اوسکا بہت سا حصہ ولایت واپس پہونچگیا ہے۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ اگر پہاڑی نہ چھوڑی جاتی تو کل فوج تباہ ہوجاتی۔ وہ جنرل بلر کے بیحد مداح ہیں۔

ایک دستہ کی گرفتاری۔ جنرل رنڈل نے خبر دی ہے کہ ۲۵ سپاہی مفقود ہوگئے ہیں۔ ۵۳ سپاہی شام کے بعد اینڈہن دیکر ایک بعیدی چوکی کو بھیجے گئے تھے۔ صرف ۲۸ واپس لوٹے۔ بلوم فونٹین سے جنرل رابرٹس نے ۲۲ اپریل کو گیارہواں ڈویژن زیر کمان جنرل کیسر یو اور دو کیولری بریگیڈ زیر کمان جنرل فرنچ جنرل رنڈل کی کمک کو بھیجے راستہ میں اس فوج سے دو قتل ۱۹ زخمی اور ۱۱ مفقود ہوئے۔

چین میں ایک خفیہ انجمن کے ممبروں نے بتاریخ ۲۱ اپریل کئی چینی عیسائیوں کو قتل کیا۔

لندن ۲۴ اپریل۔ بویر ۲۲ کی رات کو مقام بشمین کوپ خالی کر گئے۔ دوسرے دن جنرل ہارٹ و برابانٹ ساری راستہ میں دشمن سے مشغول پیکار سرحد لبوٹو کی برابر آگے بڑھے گئے اور رات کو وپنر سے آٹھ میل دور شب باش ہوئے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یورپین صناعوں نے پری ٹوریا میں توپیں ڈھالنے کا کارخانہ بنالیا ہے۔ جو توپ سب سے پہلے تیار ہوئی وہ فری سٹیٹ کیطرف بھیجی گئی ہے۔ جنرل وارن ڈرین سے کیپ ٹون کو گیا ہے۔ وہ کیپ کولونی کے شمالی علاقہ گریقالینڈ کا فوجی منتظم مقرر ہوا ہے۔ کیپ کولونی کے تین باغی ڈچ پانچ پانچ سال اور ۲۴ تین تین سال قید سخت کی سزایاب ہوئے ہیں۔ جنرل گیریوکال (یازدہم) ڈویژن واٹرورکس کے قرب وجوار سے بوئروں کو ہٹانے کے لیئے ۲۲ کو بلوم فونٹن سے دو دستوں میں روانہ ہوا۔ رستہ میں بوئر دونو حصوں کی مزاحمت کرتے رہے۔

۲۳ کو بوئروں کو سخت مقابلہ کی وجہ سے ایک حصہ اور آگے نہ بڑھ سکا۔ رستہ میں بوئروں کی جمعیت زیادہ نہیں مگر واٹرورکس کے قریب جو بلوم فونٹن سے صرف چودہ میل ہیں بوئروں کے کمانڈر ڈی وٹ کے پاس معقول جمعیت بتائی جاتی ہے (لندن ۲۵ اپریل) جنرل برابانٹ و ہارٹ دشمن کے مورچوں کو بازو پر چھوڑ کر ۲۴ کو وپنر کیطرف آگے بڑھ گئے۔ اور آئینوں کے ذریعہ سے محصورین کرنیل دلگاٹی کو اپنے قریب پہونچ جانے کی اطلاع دی۔ جنرل گیریوا جنرل فرنچ کی فوج کسی سخت مقابلہ کے بغیر ۲۳ اپریل کو جنرل رنڈل کی فوج کے اسقدر قریب پہونچگئی کہ وہاں سے جنرل موصوف کے ساتھ آئینوں کے ذریعہ خبر رسانی کا انتظام کرنا مشکل نہ تھا۔ جرنیل فرنچ نے ادہر ادہر کئی سوار دستے بھیجکر اہم رستوں اور موقعوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ وپنر کے محصورین میں ۹ سے ۱۸ اپریل تک تین افسر ۱۸ سپاہی قتل چودہ افسر اور ۸۶ سپاہی زخمی ہوئے۔ روسی ماہرین کی ایک جماعت اسغرض سے ٹرانسوال گئی ہے کہ بوئروں کو جنگی عبادی بنانے اور اونسے کام لینے کا ڈھب سکھائے۔ لندن میں ایک نیا اخبار بنام اکسپریس جاری ہوا ہے قیصر جرمنی نے اوسکے ایڈیٹر کو خط لکھکر اوسکے مقاصد سے ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اخبار کا بڑا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا میں باہم اتحاد و اتفاق اور صلح قایم رکھنے میں ساعی رہے۔ قیصر کے خط کے آخری الفاظ یہ ہیں "میری اولین تمنا ہے کہ دنیا میں امن قایم رہے اور دوسری تمنا جرمنی و انگلستان کی موجودہ عمدہ تعلقات کا استحکام مزید ہے"

لندن ۲۳ اپریل۔ اگر اسے خبر ملی ہے کہ کوماسی میں حالت کچھ سنبھل گئی ہے۔

لندن ۲۵ اپریل۔ ٹرکی و صوبجات متحدہ میں جو تنازعہ ہوگیا تھا۔ وہ رو بہ تصفیہ ہے۔ بابعالی نے رقم مطلوبہ ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے (لندن ۲۴ اپریل۔ ڈیوک آف آرگایل فوت ہوگیا۔ (ڈیوک ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۳ء تک وزیر ہند رہا۔ محاربہ کریمیا میں بھی وزیر تھا۔ اسکے بڑے فرزند مارکویس لارن کی شادی قیصرہ ہند کی صاحبزادی شاہزادی لوئس سے ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی۔ ہندوستانی معاملات پر اوسکی رائے بہت صایب تھی۔ مسٹر گلیڈسٹون کیطرح ترکوں کا تو جانی دشمن تھا۔ مگر اوسکی طرح روسیوں کا ہوا خواہ نہ تھا اور وسط ایشیا میں مسلسل روسی پیشقدمی سے متنبہ ہوکر ہندوستان کی حفاظت کیلئے کامل تیاریوں اور انتظام کیئے جانیکا مؤید تھا۔ اوسکی عمر ۷۷ برس کی تھی۔ وکیل)۔

ایضاً جنرل سر نیول چیمبرلین فیلڈ مارشل بنائے گئے ہیں (مارشل ممدوح اول محاربہ افغانستان اور اکثر سرحدی محاربات میں جنمیں جنگ امبیلہ بھی شامل ہے شریک رہ چکے ہیں۔ ہندوستان میں آخری فوجی خدمت بحیثیت سپہ سالار افواج احاطہ مدراس کی۔ وکیل)

لندن ۲۵ اپریل بوئروں نے اپنی چار توپوں کی گولہباری کی آڑ میں صبح کو وپنر پر بڑی تندی سے حملہ کیا مگر پسپا کردیئے گئے

چون مقوی معدہ
خوشنما ہے بھی بہوک لگاتا ہے اور بوجہ دور ۴ تولہ۔ (عہ)

مایوس مریضوں کو مژدہ

نہ تشخیص امراض اندرونی جو مفید معلومات ذخیرہ ہے آدہ کھانے آدہ پرہیز قدرے

روغن اعجاز
زخم گہرا ہی خراب اور بیرسوں کا کہنہ ہو اسکے لگانے سے دنوں میں بھر جاتا ہے۔ ناصور بھگندر۔ بواسیر۔ کان کا بہنا۔ درد۔ بدبو دور ہوکر حیرت ناک صحت حاصل ہوتی ہے بہوڑا نکلتے ہی بیٹھ جاتا ہے قیمت دو تولہ دو روپے عہ

شربت مقوی اعصاب
اسکے استعمال سے دماغ قوی ہوجاتے ہیں

ہیریئل
دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا۔ قرلہ۔ زکام۔ ریزش ضعف بصر ضعف دماغ کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ عہ

ہو یا آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و افکار مزید و دماغی محنت کی کثرت سے ایک درماندہ نہوں تو اسے استعمال کریں۔

اعضاء رئیسہ۔ دل دماغ۔ جگر۔ معدہ کو درست کرتا ہے۔ ضعف کو دور کرکے طاقتور بنا دیتا ہے سستی کو دور کرکے چست بناتا ہے۔ اعصابی طاقت اور باقی قوتا اعصاب میں پیدا ہوتی ہے جو لوگ بیوقت صرف توت پر فیتہ ہیں اور ہر روز ہمگی بنا کر بچے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر اعظم یہ بہترین دوا ہے۔ مثانہ کو قوی سرعت رقت دور کرتا ہے اور اولاد نرینہ بخشتا ہے۔ سینکڑوں میں ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں لیبوٹل ..... للعہ

سرمہ ممیرا مائی۔
معہ سلائی سنگ سفید مقوی بصر اور محافظ بینائی۔ نزول الماء۔ رمد۔ دھندلا غبار۔ پانی جانا رک جاتا ہے۔ موتیا نہیں اترتا۔ فیتولہ دو روپے عہ

حب قبض کشا
ایک گولی کھانیسے ایک اجابت کھلکر آجاتی پیٹ ہلکا ہوجاتا۔ درد سر۔ دوران سر۔ بٹ کا گولہ۔ دل کا دھڑکنا۔ ہر قسم کی بیچینی۔ قراقر شکم۔ گرفتان دور ہوجاتے ہیں۔ دو درجن (عہ)

حب یاقوتیں
بار بار مشاب کا آنا۔ شکر جو پیشاب میں آتی ہے۔ بند ہوجاتی ہے۔ ضعف و لاغری دور ہوکر کارنکل کا اندیشہ ہٹ جاتا ہے قیمت فی تولہ ..... عہ

حب دافع جریان
رقت۔ سرعت۔ درد و کمر۔ نسیان۔ درد سر۔ کمزوری وغیرہ کو دور کرکے مرض سے کامل صحت ہوجاتی ہے دو ہفتہ (عہ)

حب دافع طحال
بڑھے کی سختی دور ہوکر ہیضہ خوب لگنی ہے۔ باخانہ باقاعدہ آنے لگتا ہے کمزوری دور ہوجاتی ہے تپ تلی کی شرطیہ دوا ہے دو ہفتہ ..... (عہ)

جریان الرحم
اس عورت کی صحت ہر لمحہ خطرہ میں رہتی ہے۔ رنگ زرد گلوں کا گھلنا۔ کمزوری ہفتہ کی دوائی خورد و دو ہفتہ قیمت صرف دو روپے عہ

روغن مقوی
یہ مقامی علاج ہے جسکے لگانے سے عضلات مردہ زندہ ہوجاتے ہیں تمام نقص دور ہوکر نئے سرے سے طاقت جوانی حاصل ہوتی ہے قیمت ایک تولہ ..... (للعہ)

حب مقوی اعضائے رئیسہ
جوانی کی غلط کاریوں نے دل دماغ اعضاء تناسلیہ کو تباہ کردیا ہو استمنا نام کو نہ رہے۔ کہنا نہ پیتا جسم بیجان نہ کرے چہرہ بے رونق ہوجائے جسم پر یبوست کا غلبہ ہوجائے۔ سر میں درد انفلہ میں تاریکی چھا جائے۔ لوبہ گولیاں ایسی حالت میں قابل آزمایش ہیں۔ مادہ خراب شدہ کو اصلاح کرلاتی ہیں نسیان کو دور کرکے حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ کم خوابی دور اور خواب راحت افزا و سرور پیدا کرتی ہیں قیمت روپیہ درجن (عہ)

حب دافع جریان
رقت۔ سرعت۔ درد و کمر۔ نسیان۔ درد سر۔ کمزوری وغیرہ کو دور کرکے مرض سے کامل صحت ہوجاتی ہے دو ہفتہ (عہ)

حب دافع طحال
بڑھے کی سختی دور ہوکر ہیضہ خوب لگنی ہے۔ باخانہ باقاعدہ آنے لگتا ہے کمزوری دور ہوجاتی ہے تپ تلی کی شرطیہ دوا ہے دو ہفتہ ..... (عہ)

جریان الرحم
اس عورت کی صحت ہر لمحہ خطرہ میں رہتی ہے۔ رنگ زرد گلوں کا گھلنا۔ کمزوری ہفتہ کی دوائی خورد و دو ہفتہ قیمت صرف دو روپے عہ

حب مقوی اعضائے رئیسہ
جوانی کی غلط کاریوں نے دل دماغ اعضاء تناسلیہ کو تباہ کردیا ہو استمنا نام کو نہ رہے۔ کہنا نہ پیتا جسم بیجان نہ کرے چہرہ بے رونق ہوجائے جسم پر یبوست کا غلبہ ہوجائے۔ سر میں درد انفلہ میں تاریکی چھا جائے۔ لوبہ گولیاں ایسی حالت میں قابل آزمایش ہیں۔ مادہ خراب شدہ کو اصلاح کرلاتی ہیں نسیان کو دور کرکے حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ کم خوابی دور اور خواب راحت افزا و سرور پیدا کرتی ہیں قیمت روپیہ درجن (عہ)

حب یاقوتیں
بار بار مشاب کا آنا۔ شکر جو پیشاب میں آتی ہے۔ بند ہوجاتی ہے۔ ضعف و لاغری دور ہوکر کارنکل کا اندیشہ ہٹ جاتا ہے قیمت فی تولہ ..... عہ

حب دافع جریان
رقت۔ سرعت۔ درد و کمر۔ نسیان۔ درد سر۔ کمزوری وغیرہ کو دور کرکے مرض سے کامل صحت ہوجاتی ہے دو ہفتہ (عہ)

حب دافع طحال
بڑھے کی سختی دور ہوکر ہیضہ خوب لگنی ہے۔ باخانہ باقاعدہ آنے لگتا ہے کمزوری دور ہوجاتی ہے تپ تلی کی شرطیہ دوا ہے دو ہفتہ ..... (عہ)

جریان الرحم
اس عورت کی صحت ہر لمحہ خطرہ میں رہتی ہے۔ رنگ زرد گلوں کا گھلنا۔ کمزوری ہفتہ کی دوائی خورد و دو ہفتہ قیمت صرف دو روپے عہ

حب مقوی اعضائے رئیسہ
جوانی کی غلط کاریوں نے دل دماغ اعضاء تناسلیہ کو تباہ کردیا ہو استمنا نام کو نہ رہے۔ کہنا نہ پیتا جسم بیجان نہ کرے چہرہ بے رونق ہوجائے جسم پر یبوست کا غلبہ ہوجائے۔ سر میں درد انفلہ میں تاریکی چھا جائے۔ لوبہ گولیاں ایسی حالت میں قابل آزمایش ہیں۔ مادہ خراب شدہ کو اصلاح کرلاتی ہیں نسیان کو دور کرکے حافظہ کو بڑھاتی ہیں۔ کم خوابی دور اور خواب راحت افزا و سرور پیدا کرتی ہیں قیمت روپیہ درجن

طیار فرمودہ مولوی فاضل حکیم غلام مصطفےٰ ایم۔او۔ایل زبدۃ الحکما بالکر اطب یونانی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

مصطفائی شفاخانہ لاہور کی مجرب مشہور عالم ادویات

ع ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

تمام خطوط وکتابت

حکیم فیروز الدین پیرو برائٹر شفاخانہ مصطفائی اکبری دروازہ لاہور

محصول ڈاک جدا رہے

تار کا پتہ مصطفائی لاہور۔ فیروز الدین حکیم سلطنت برطانیہ۔ قیمت ۴ آنہ

ع ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ع ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷

EMPRESS PILLS

امپرس پلس

جو بذریعہ مشین جڑی بوٹیون سے تیار کیجاتی ہین

مصلحہ ذیل بیس بیماریون کیواسطے بے بہا علاج - مصدقہ جناب سرجن میجر ایل ٹی ینگ - ایم ڈی سابق کمیکل آفیسر امرتسر گورنمنٹ پنجاب ورنیز آزمودہ کشنر اسسٹنٹ سرجنیز و ہاسپٹل اسسٹنٹ و اطبائے یونانی و صدہا عوام ناس صاحب یہی فرماتے ہین کہ عمدہ چیز ہے - پنجاب و مغربی شمالی کے کل بازارون مین سوداگرون و شیدیل لون سے مل سکتی ہے انشاء اللہ جلد تمام ہندوستان و غیر ملکون مین ہی ملیگی نام بیماریون کے یہ ہین

دردکمر - ضعف جگر - بواسیر - ہردو - ابتدائی خارش داد - پیچش - نزلہ - زکام - بخار - تپ لرزہ - ضعف معدہ - کھانسی - دو آنہ والی ڈبیہ مین ۹ گولیان - چار آنہ والی ڈبیہ مین ۲۰ گولیان - آٹھ آنہ والی مین ۴۴ گولیان +

E. P. Coy.'s G. Mixture.

امپرس پلس کمپنی کا عرق دافع سوزاک

یہ عرق نہایت مجرب ہے - انشاء اللہ تعالے ایک ہی شیشی کے استعمال سے صحت ہو جائیگی پیشاب ہی کمنہ مین شاید دوسری کی نوبت پہونچے - دافع قرحہ - دافع جلن - و تکلیف بروقت پیشاب بھی ہے -

قیمت فی شیشی بلا محصول ڈاک محمولہ ۴ خوراک (۱ع)

E. P. Coy.'s Tooth Powder

امپرس پلس کمپنی کا دانتون کا منجن -

اس منجن کی خوبی یہ ہے کہ دانتون کے درد کو دور کرتا ہے - مسوڑون سے خون آنے کو بند کرتا ہے - سوزش مسوڑون کو دور اور بدبو کو دور کر کے مسوڑون کو مضبوط کرتا ہے اور دانتون کو شفاف

قیمت فی ڈبیہ محمولہ ڈبیہ تولہ منجن بلا محصول ڈاک (۴ر)

E. P. Coy.'s H. Powder

امپرس پلس کمپنی کا سفوف دافع داد - وچمبلا -

یہ سفوف بہت نایاب ہے - پانچ یا چھ یوم مستعمل کرنے سے کیسا ہی پرانا داد و چمبلا کیون نہ ہو بفضل خدا جاتا رہیگا اور خوبی یہ ہے کہ لگتا بالکل نہین - قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۱ تولہ بلا محصول (۱ر) -

E. P. Coy.'s Tonic Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن مقوی اعصاب -

اس روغن کی تعریف یہ ہے کہ کمزوری خواہ کسیوجہ سے لاحق ہو گئی ہو سات یوم کے استعمال کے بعد انشاء اللہ تعالے اصلی طاقت حاصل ہو جائیگی - قیمت فی شیشی محمولہ ایک تولہ روغن بلا محصول (۱ع)

E. P. Coy.'s Nervous Tonic Pills

امپرس پلس کمپنی کے حبوب مقوی مرکب از کشتہ زمرد -

یہ حبوب بہت مجرب ہین ہر مزاج والے کو موافقت کرتے ہین - قوت خواہ کسیوجہ سے زائل ہو گئی ہو یہ حبوب استعمال کرنے سے بفضلہ تعالی صحت کلی حاصل ہو گی - زیادہ گوئی تفضول ہے - اگر ضرورت ہو تو آزما لیجئے +

قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۴۰ گولیان - بلا محصول ڈاک (۱ع)

E. P. Coy.'s Pues Ointment

امپرس پلس کمپنی کا مرہم دافع بواسیر

بہ سفوف کے استعمال کو بہ فصل خط دفعہ ۱ ہو جانے کے ابتدائی کرنے سے تو کسر بعظم کا حکم رکھتا ہے قیمت فی ڈبیہ محمولہ ۱ تولہ ۱ر

E. P. Coy.'s Ear Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن برائے درد گوش -

یہ روغن ہر دکان کیواسطے بہت مفید ہے - مدد خرچہ ڈاکخانہ کے خواہ کان بہا ہو ہر دو حالت مین فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی ۱ تولہ ۱ع

المشتہر: منیجر امپرس پلس کمپنی - انبالہ چھاؤنی +

بکس تیاقوتا قوی

مریضان نامردی جو بباعث غلط کاریوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے سے اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہوں اور مایوس العلاج ہو کر زندہ در گور ہو بیٹھے ہوں وہ اس بکس کو استعمال ہیں لاویں - انشاء اللہ یہ تیر بہدف ادویات موجودہ بکس تمام تقلیص کو دور کر کے بالکل تندرست اور کامیاب بنا دینگی شفاخانہ معدن حکمت لاہور کی اس ایجاد سے ہزاروں مایوس مریضان نامردی کی دلی تمنا بر آئی - اس بکس میں دو بکس عجوبہ روزگار اور ایک شیشی روغن طلا کی ہوتی ہے جنکی مختصر خوبیاں حسب ذیل ہیں +

عجوبہ روزگار

یہ بے نظیر مشہور عالم مفید و مستند گولیاں اپنی خوبیون کے باعث اسقدر مفید ثابت ہو رہی ہیں کہ عوام الناس نے مان لیا ہے اور حکماء و ڈاکٹران نے تصدیق کی ہے کہ یہی دوا ہے جو بدن کو مضبوط و طاقتور بناتی ہے معزولہ طاقت کو بحال کر کے زندگی کا لطف دکھاتی ہے - جو لوگ مسکرات و مواحشات کی کثرت اور ناشائستہ حرکات سے اعضاء رئیسہ کو صدمہ پہنچا چکے ہوں اور مایوسی کے باعث اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر علاج کرانے کا نام نہ لیتے ہوں وہ عجوبہ روزگار کا استعمال کریں اور دیکھیں کہ یہ بے نظیر الاثر عجیب الفوائد گولیاں انکی تمام مرادوں کو پورا کر دیتی ہیں - جب جوانی کے عالم میں متناسلہ قوت کم ہو جاتے یا بڑھاپا سد راہ ہو کر دنیا کے اچھے کاموں سے ناکارہ بناتے تو یہی گولیاں ہیں جو اعظام عصبی میں طاقت و تحریک تولید پیدا کرتے معزولہ طاقت بحال کرتی ہیں - امراض ذیل تامردی - کمزوری - سرعت - رقت - کاہلی - سستی - ضعف اعصاب - ضعف دماغ - ضعف معدہ - ضعف بصر کا بے نظیر علاج ہے - الغرض یہ گولیاں کمزور ناتوانوں کے لئے طلسم سلیمانی - ازکار رفتہ پوڑھوں کے لئے عصائے جوانی اور تندرست اشخاص کو ازدیاد قوت کے لئے مایہ زندگانی ہیں - قیمت فی ڈبیہ دو روپے (۱ع) +

روغن طلا

بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی کی بے اعتدالیوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے کے برے نتیجے رجولیت پر سخت صدمہ پہنچا کر زندہ در گور بنا دیتے ہیں اسلئے شفاخانہ معدن حکمت لاہور نے ایک عرصہ کے تجربہ کے بعد یہ روغن دو قسم کا تیار کیا یعنی طلا نمبر ۱ و ۲ - جو صرف خارجی علاج سے رگون پٹھوں کی تمام خرابیوں کو دور کر کے معزولہ طاقت بحال - لاغری استرخاء اعضاء وغیرہ دور ہو جاتا ہے مریضان نامردی اور اندرونی خرابیوں کے ازالہ کے لئے اسکی ہمراہ عجوبہ روزگار کا ضرور استعمال کریں +

قیمت فیشیشی دو روپے آٹھ آنہ (۱ع)

آب حیوانی

مصلحہ جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب ہیڈ اسسٹنٹ سرجن و سپرنٹنڈنٹ شفاخانہ ہائے مردانہ و زنانہ ریاست پٹیالہ

آب حیوانی کے مقابلہ میں کوئی شربت یا دوا نہیں ہے اسکے اجزاء ادویہ ان خالص جڑی بوٹیوں کا ست ہے جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں - اسکے مادہ کو دواء الاجسام کی گویا حرکت نبی اور تریہ کرتا ہے - دماغ کو بچپن سے بڑھاپا تک قوت دیتا ہے - دل جگر - دماغ کو بچپن طاقت دیتا ہے - صورہ خون - نامردی - کمزوری - رعشہ - ضعف اعصاب - کثرت زنا و مشت زنی کی عادت بد - لاغری - بیحسی - کاہلی - سستی - ضعف بصر - ضعف سمع - ضعف ہضم - قبض - بواسیر - ضعف مثانہ - ضعف قلب - ضعف کبد - ضعف طحال - ضعف رحم - ضعف مقعد - ضعف ریہ - ضعف مرارہ - ضعف ہاضمہ - ضعف جاذبہ - ضعف ماسکہ - ضعف ہاضمہ - ضعف دافعہ - ضعف ممسکہ - ضعف مصورہ - ضعف مغیرہ - ضعف مولدہ - ضعف مربیہ - ضعف مقویہ - ضعف مدرہ - ضعف مسہلہ - ضعف مقیئہ - ضعف مدمیہ - ضعف مخرجہ - ضعف مبولہ - ضعف مسکنہ - ضعف مخدرہ - ضعف منومہ - ضعف مفرحہ - ضعف مسکرہ - ضعف مہیجہ - ضعف مشہیہ - ضعف مقوی - ضعف مغذی - ضعف مولد - ضعف مربی